ماہنامہ سیدھا راستہ

ستمبر 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجرپورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیارہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

لاہور

سیدھا راستہ

عقائد کی پختگی اور اعمال کی دُرستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزّین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا اکتیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنّت پاکستان

بیادگار

پیر طریقت، رہبر شریعت

زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،

امین علم لدُنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)

قدس سرۂ العزیز

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زمزم رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ منیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

حضرت غیرتِ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول

قبلہ علامہ مولانا الحاج منیر اسلام مُنیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

بظلِ عنایت

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

سرپرست اعلیٰ

پیر بشیر احمد یوسفی خادم دین اسلام زید مجدہ الکریم

0313-3333777

مدیر اعلیٰ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی خادم دین اسلام ایم فل

مدیر معاون

مفتی محمد آصف یوسفی

علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز

پیر طریقت شیخ فہد احمد یوسفی

حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر

رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے ایل۔ایل۔بی)

محمد عثمان علی یوسفی

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ۔نعت شریف۔	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	ختم نبوت۔	11
5	ماہِ صفر المظفر دین اسلام کی نظر میں۔	20
6	صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی گستاخی فساد فی الارض ہے۔	24
7	تین کی برکات۔	31
8	1965ء کی جنگ میں روحانی نصرت۔	36
9	موجودہ دَور میں پاکستان میں اَمن کیسے ممکن؟	43

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیر انتظام صاحبزادہ والاشان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا

ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' 480-C-1 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور

متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر عظیم احمد یوسفی محمد اعظم یوسفی، احسن علی

قیمت فی شمارہ 40 روپے

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر حافظ خلیل احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔977-A بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

http://www.nagina.tv

خدا (عزوجل) دے واسطے حمداں تمامی

ازقلم: شیخ طریقت حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خُدا دے واسطے حمداں تمامی
خُدا دا سب توں اُچّا نامِ نامی

اُوہ ہر ذرّے دا ہے مالک تے خالق
میں کیہ دسّاں اُوہدی اَرفع مقامی

خدا رازق حقیقی ساریاں دا
ہے کوئی خاص تے بھاویں ہے عامی

ہے اَزلوں اَبد تیکر اُس دی شاہی
قدیمی شان ہے اُوہدی دوامی

شریک اُوہدا کوئی شے جو بناوے
اُوہ ہے بدبخت تے مشرک حرامی

نبی مُرسل تے بھاویں اَولیاء نے
خدا وَلّوں نے ایہہ سارے پیامی

اُوہدے ہی فضل تھیں ملیاں زباناں
تے بخشی اُوسے نے ہے خوش کلامی

کدی وی اُوہ نئیں ڈردے کِسے توں
خدا جنّہاں دا ہے ناصر تے حامی

قلم ہوون جے رُکھ سیاہی سمندر
ختم نہ ہو سکے شانِ گرامی!

ایہہ ہے فرمان یوسفؔ میرے رَبّ دا
کرو سارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی غُلامی

وہ کمال حسن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے

ازقلم: مجدد دِین اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ کمالِ حسنِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ گمان، نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے دَر نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی نُورِ حق وہی ظلِ رَب ہے اُنہیں سے سب ہے اُنہیں کا سب
نہیں اُن کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

اداریہ

امارات اسرائیل اَمن معاہدہ؟

حال ہی میں متحدہ عرب امارات اور اسرائیل کے مابین ہونے والا بظاہر اَمن معاہدہ امریکہ میں امریکی صدر کی سرپرستی میں ہوا جس کے تحت متحدہ عرب امارات نے اسرائیل کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرتے ہوئے اِس کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات اُستوار کئے ہیں۔ اِس معاہدہ کے بارے میں امریکی صدر نے ٹویٹ کیا ہے کہ امریکہ' اسرائیل اور متحدہ عرب امارات تینوں ملکوں کو بہت سے مشترکہ خطرات کا سامنا ہے اور یہ معاہدہ اُن خطرات سے باہم مل کر نبرد آزما ہونے میں مددگار ثابت ہوا گا اور اِس خطہ میں قیامِ اَمن کا باعث بھی ہوگا۔ (نامعلوم اِن تینوں ممالک کو کون سے مشترکہ خطرات کا سامنا ہے اور متحدہ امارات کو اُن سے خطرات سے نمٹنے میں امریکہ اور اسرائیل کے لئے مددگار ثابت ہوسکتا ہے)۔ نیز اِس معاہدے کو مشرق وسطیٰ میں قیامِ اَمن کے لئے اَہم پیش رفت قرار دیا جارہا ہے۔

قارئین کرام! اِس معاہدہ کے پس پردہ حقائق اِس بات کی چغلی کھا رہے ہیں کہ یہ امریکن بدنیتی پر مبنی ہے اور مشرقِ وسطیٰ میں قیام اَمن ہرگز امریکہ کا مقصد نہیں۔ اگر امریکہ واقعی مشرقِ وسطیٰ میں قیام اَمن کے لئے مخلص ہے تو وہ مسئلہ فلسطین کو فلسطینی عوام کی رائے کے مطابق حل کروائے' نہ کہ اُن پر جبراً کوئی حل ٹھونسا جائے۔ لیکن ہر کوئی جانتا اور سمجھتا ہے کہ امریکہ مسئلہ فلسطین حل کروانے کے لئے سنجیدہ اور مخلص نہیں کیونکہ امریکہ اور اُس کے حواریوں کی مہربانیوں سے کسی کو اندرونی سازشوں کا سامنا ہے تو کسی کو بیرونی خطرات لاحق ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ اِس وقت فلیش پوائنٹ بنا ہوا ہے۔

امریکہ اِس وقت دُنیا میں اپنی اجارہ داری قائم رکھنے اور چین کے بڑھتے ہوئے چینی پولیٹیکل اَثرات کو روکنے کے نظریے پر عمل پیرا ہے' اور جس طرح قبل ازیں وہ روس کے بڑھتے ہوئے اَثر و رسوخ کو روکنے کے لئے سالوں سرد جنگ کی صورت میں سرگرم عمل تھا اِسی طرح اَب چین کی بڑھتی ہوئی معاشی و عسکری قوت کے خلاف نئی صف بندی کے لئے اپنے اتحادیوں کی پوزیشن واضح کرنے کے لئے اُن پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ حالیہ عرب امارات اسرائیل معاہدہ اِس کا بیّن ثبوت ہے اگرچہ امارات اور دیگر عرب ممالک سرد جنگ کے پہلے دَور سے ہی امریکہ کے اتحادی ہیں لیکن اسرائیل کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے لئے اِن پر اِتنا دباؤ نہیں تھا جس طرح آج ہے۔ لگتا ہے امریکہ نئی سرد جنگ کے نظریے پر جارحانہ اور عجلت سے عملدرآمد کرنا چاہتا ہے۔

مسلم ممالک میں ریشہ دوائیاں کرنے والے دُشمن کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں وہ کھل کر اُمّت مسلمہ کے خلاف اَقدامات کررہے ہیں لیکن اَفسوس کہ مسلم حکمران اپنے حقیقی دُشمنوں کی سازشوں کو سمجھنے اور اُن کا سدِ باب کرنے کی بجائے باہم دست و گریباں ہیں۔ واضح ہو کہ اسرائیل ایک کٹر اور متشدد یہودی ریاست ہے جو دوسری جنگ عظیم کے بعد اعلانِ بالفور کے نتیجہ میں معرضِ وجود میں آئی۔ امریکہ اور برطانیہ کے ایماء پر اسرائیل کے قیام کا منصوبہ لیگ آف نیشن نے بنایا اور اِس کے قیام کا اعلان 14 مئی 1948ء کو ہوا تو سب سے پہلے امریکہ اور پھر روس نے اِس کو تسلیم کیا۔ مارچ 1949ء کو ترکی نے بھی اسرائیل کو تسلیم کرلیا اور آج تک اِس کے تعلقات اسرائیل سے قائم ہیں۔ بعد ازاں 2011ء تک دُنیا کے 94 ملکوں نے اسرائیل کو تسلیم کیا جن میں مسلمان ملک ایران' قطر' مراکش' عمان اور تیونس کے علاوہ روس سے آزاد ہونے والی ریاستیں بھی شامل تھیں۔ تاہم بعد ازاں ایران' قطر' تیونس' مراکش اور عمان نے اسرائیل سے سفارتی تعلقات

منقطع کر لئے۔ اَب تک دُنیا کے 25 ملکوں نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ملک اپنی خود مختاری کے تحت کسی بھی ملک کے ساتھ سفارتی تعلقات اُستوار کر سکتا ہے یا کسی وجہ سے تعلقات منقطع بھی کر سکتا ہے۔ لیکن متحدہ امارات کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات اُستوار ہونے سے مسلم دُنیا میں ہلچل مچ گئی ہے کہ اِس معاہدے نے عربوں میں وہ دراڑ ڈال دی ہے جو عربوں کے فلسطین کے حصول کے موقف اور فلسطینیوں پر ظلم و ستم کا سلسلہ روکنے کے موقف ہر کاری ضرب ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ معاہدہ مشرقِ وسطیٰ میں قیام اَمن کا باعث تو شاید ہی بنے گا اَلبتہ اُمّت مسلمہ میں بگاڑ اور فساد کا باعث ضرور بنے گا۔

اِس معاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ ماضی کی طرح عرب دوبارہ امریکہ اور مغربی طاقتوں کے زیرِ اَثر آ گئے ہیں ماضی کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ اتحادیوں یعنی مغربی طاقتوں نے عربوں میں تحریک قومیت کا جذبہ پیدا کر کے اِن کو سلطنت عثمانیہ کے خلاف بغاوت پر اُکسایا جنہوں نے جزیرہ نمائے عرب میں 400 سالوں سے قائم سلطنت عثمانیہ کی بساط لپیٹنے میں اَہم کردار اَدا کیا۔ لیکن جب عرب ریاستیں سلطنت عثمانیہ سے آزاد ہوئیں تو اتحادیوں نے آپس میں بندر بانٹ کر لی جس کے نتیجہ میں عراق پر برطانیہ جبکہ شام اور لبنان پر فرانس کا تسلط قائم ہو گیا اور امریکہ کے ایماء پر اعلان بالفور کے تحت فلسطین میں اسرائیل کا قیام عمل میں آیا۔

بہر حال اِس تمام صورتحال میں تمام مسلمانوں اور پاکستان کے لئے ایک تلخ لیکن واضح پیغام ہے کہ مسلمان حکومتیں ذاتی مفادات کی بنا پر تقسیم ہو چکی ہیں اور ''متحدہ اُمت مسلمہ'' نام کی کوئی چیز اَب عملی طور پر موجود نہیں ہے۔ او آئی سی اور عرب لوگ اِس وقت بالکل مردہ گھوڑے کی طرح ہیں' یہ کچھ کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں۔ جن ممالک نے بیت المقدس کے لئے امریکہ یا اسرائیل کی زبانی مذمت یا مخالفت کرنے کی ہمت نہیں کی اُن سے کشمیر کے لئے کوئی توقع رکھنا نہ صرف فضول بلکہ حماقت ہو گی۔ اِس وقت 57 اِسلامی ممالک دُنیا کے نقشے پر موجود ہیں لیکن اُن کے حکمران یا سربراہ اپنا کوئی بھی مسئلہ خود حل کرنے کی پوزیشن میں نہیں بلکہ اِسلام دشمن قوتوں کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ کیا کسی کو شعور نہیں کہ ایران' عراق کے محرکات کیا تھے' کیا یہ اِسلامی دُنیا کے مفاد میں تھی۔ پھر عراق کا کویت پر حملہ کس اِسلامی پالیسی کا حصہ تھا؟ پاکستان کے سرحدی علاقوں میں برادر اِسلامی ملکوں کی مسلسل مداخلت اتحاد اُمت کی کون سی صورت ہے؟ اِس وقت زیادہ تر اِسلامی ممالک خاص طور پر عرب ممالک کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کا ساتھ دینے کو تیار نہیں اور نہ ہی اُنہوں نے پہلے کبھی دیا تھا۔ اِس تناظر میں پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت کو باہم مل کر اپنے قومی مفادات کی بجائے' اپنے قولی مفادات میں اپنے پڑوسی ممالک چین' روس' افغانستان' ایران اور سی پیک کے منصوبے کے پیش نظر اَقدامات کرنا ہوں گے۔ اور اِس مقصد کے حصول کے لئے پاکستان کی عسکری اور سیاسی قیادت کسی صورت میں بھی مسئلہ فلسطین کے حل کے بنا اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کے موقف پر کھڑی ہو چکی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب نبی کریم ﷺ کے صدقہ اُمت مسلمہ پر اپنا فضل و کرم فرمائے اور اِس اُمّت کو کفر کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین!

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکہ: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظرِ داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

تفسیرِ یوسفی

خاکۂ ثانی: صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادمِ دین اسلام خلیل احمد یوسفی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ابعد

وَ لَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبُوۡا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبۡنَ ؕ وَ سۡئَلُوا اللّٰہَ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا o [1] (النسآء:32)''اور اُس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی، مردوں کے لئے اُن کی کمائی سے حصہ ہے، اور عورتوں کے لئے اُن کی کمائی سے حصہ اور اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) سے اُس کا فضل مانگو، بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) سب کچھ جانتا ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ نے بعض مسلمانوں کو جو مال اور مرتبہ کے اِعتبار سے فضیلت دی ہے اور جو اَیسی نعمت عطا فرمائی جس میں رغبت کی جا سکے اُس کے حصول کی دوسرے تمنا نہ کریں اور نہ اُس پر حسد کریں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ مطلق و بسیط و بے حد مالک ومختار علیم وحکیم ہے وہ جس کو چاہتا ہے نعمت دیتا ہے۔ بعض علماء کرام نے کہا کوئی مرد یہ تمنا نہ کرے کہ کاش وہ عورت ہوتا اور کوئی عورت یہ تمنا نہ کرے کہ کاش وہ مرد ہوتی۔

شانِ نزول میں تین اَقوال:

(1) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: مرد جہاد کرتے ہیں ہم جہاد نہیں کرتی۔ [1]
(2) حضرت سیّدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: عورتوں نے جہاد میں لڑنے کا سوال کیا اور مردوں کی طرح کا حصہ مانگا۔
(3) نیکی کرنے کے بعد عدل کے ساتھ اپنے عمل کا صلہ نہ مانگو بلکہ اُس کے فضل کا سوال کرو۔

حسد کیا ہوتا ہے؟

مذکورہ آیت مبارکہ میں حسد کی ممانعت ہے: علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی سے زوالِ نعمت کی تمنا کرنا حسد ہے، مومن رشک کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے۔

رشک:

کسی کی دولت اور کثرتِ مال دیکھ کر تمنا کرنا کہ میرے پاس بھی اِتنا مال ہوتا تو میں بھی اِسی طرح راہِ خدا میں خرچ کرتا رشک کہلاتا ہے ''صاحبِ نعمت کے پاس نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ اُس کے پاس بھی نعمت رہے اور اُس کی مثل مجھے بھی عطا کر دی جائے''۔

حسد کے مراتب:

(1) کسی شخص کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ خواہش کرنا کہ اگرچہ مجھے یہ نہ ملے مگر اِس سے یہ نعمت زائل ہو جائے۔ (2) دوسرے

[1] جلالین النساء تحت الآیہ: 32 ص 27۔

سے نعمت زائل ہو اور مجھے مل جائے۔ (3) مجھے بھی اُس جیسی نعمت مل جائے اور اگر مجھے نہ ملے تو اُس کے پاس بھی نہ رہے۔ (4) مجھے بھی اُس جیسی مل جائے اور اگر میرے مقدر میں نہیں تو اُسے سے زائل نہ ہو۔

حسد کے اَسباب:

(1) **بُغض اور عداوت حسد کا سبب ہے** اور جب کوئی کسی سے عداوت رکھتا ہے تو اُس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اور اگر ذلیل نہ کرسکے تو چاہتا ہے کہ اُس کے پاس جو نعمتیں ہیں زائل ہو جائیں۔ (2) **تکبر بھی حسد کا سبب ہے** ایک شخص اپنے معاصروں پر فوقیت حاصل کرنا چاہتا ہے مگر معاصر میں سے کسی دوسرے کو فوقیت مل جائے تو چاہتا ہے کہ اس کے معاصر کو ملی ہوئی عزت زائل ہو جائے۔ (3) **منصب کا مِل جانا**' کسی کو کم درجہ سمجھنا اور پھر اَچانک اُس شخص کو کسی منصب کا مِل جانا اُس سے حسد کا سبب بنتا ہے۔ اِن سب بیماریوں سے نجات صرف اِسی صورت میں مل سکتی ہے کہ تقدیر پر بھروسہ کیا جائے۔

کوئی آیا لے کر چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
میرے مولا تُجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

حسد کتنی باتوں میں جائز ہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ ایک تو اُس شخص کے بارے میں جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ) نے دولت دی ہو اور وہ اُس دولت کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اُس شخص کے بارے میں جسے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو اور وہ اُس کے ذریعہ سے فیصلہ کرتا ہو اور (لوگوں کو) اُس حکمت کی تعلیم دیتا ہو''۔ 2

حسد نہ کرو:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' محبوبِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں' لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کے پیچھے نہ پڑو' آپس میں حسد نہ کرو' کسی کی غیبت نہ کرو' بُغض نہ رکھو' بلکہ سب اللہ (تبارک وتعالیٰ جلَّ جلالہٗ) کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو''۔ 3

حسد کرنے کی ممانعت:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: ''آپس میں بغض نہ رکھو' حسد نہ کرو' غیبت نہ کرو' بلکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ عزَّ وجلَّ) کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان

---

2 السنن الصغریٰ للبیہقی حدیث 4478' السنن الکبریٰ للامام نسائی حدیث 5480' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 1712' سنن ابن ماجہ حدیث 14208' السنن الکبریٰ للبیہقی 19951' صحیح ابن حبان حدیث 90' صحیح بخاری حدیث 1409' صحیح مسلم حدیث 1933' مسند احمد حدیث 3651' مسند حمیدی حدیث 99' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 1733۔ 3 صحیح بخاری حدیث 4064' الادب المفرد حدیث 410' الادب للبیہقی حدیث 114' سنن ترمذی حدیث 1988' الجامع الصغیر حدیث 2901' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 21590-11790' شعب الایمان حدیث 11152' صحیح ابن حبان حدیث 5687' صحیح مسلم حدیث 2563' کنز العمال حدیث 44026' مسند احمد حدیث 10002-8485-8103-7845۔

کے لئے جائز نہیں کہ ایک بھائی کسی بھائی سے تین دِن سے زیادہ سلام کلام چھوڑ کر رہے''۔ 4

زمین کے خزانوں کی چابیاں:

حضرت سیّدنا عقبیٰ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور شہداءِ اُحد کے لئے اِس طرح دُعا فرمائی جس طرح میت کے لئے جنازہ میں دُعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! میں تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں واللہ اپنے حوض کی طرف اِس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا فرمایا کہ زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ عزَّ وجلَّ) کی قسم! میں تمہارے بارے میں اِس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے' اَلبتہ اِس سے ڈرتا ہوں کہ تم دُنیا کے لالچ میں پڑ کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے''۔ 5

عیسیٰ ابن مریم جب آئیں گے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ عظیم فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جلَّ شانہٗ) کی قسم! یقیناً عیسیٰ بن مریم علیہما السّلام عادِل حاکم (فیصلہ کرنیوالے) بن کر اُتریں گے' ہر صورت میں صلیب کو توڑیں گے' خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے' جوان اُونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا اور اُن سے محنت ومشقت نہیں لی جائے گی (دوسرے وسائل میسر آنے کی وجہ سے اُن کی محنت کی ضرورت نہ ہوگی) لوگوں کے دِلوں سے عداوت' باہمی بغض وحسد ختم ہو جائے گا' لوگ مال (لے جانے) کے لئے بلائے جائیں گے لیکن کوئی اُسے قبول نہ کرے گا''۔ (یعنی زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ہوگا) 6

حسد کرنے والے کا شر:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: ''جب سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو (حضرت سیّدنا) جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دَم کرتے، وہ کہتے: اللہ (تبارک وتعالیٰ عزّ وجلّ) کے نام سے' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچائے اور ہر بیماری سے شفا دے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور نظر لگانے والی ہر آنکھ کے شر سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ رکھے۔)''۔ (یہ دُعائیں تعلیمِ اُمت کیلئے ہیں) 7

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مقدس فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' ایک دوسرے کے لئے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو' تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ عزّ وجلّ) کے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی

---

4 صحیح بخاری حدیث 6065' سنن ابی داؤد حدیث 4912' الادب المفرد حدیث 398' الآداب للبیهقی حدیث 228' صحیح مسلم حدیث 2558' مسند احمد حدیث 13354' مشکل الآثار حدیث 389' السنن الکبریٰ للبیهقی حدیث 21592۔ 5 صحیح بخاری حدیث 6590' صحیح مسلم حدیث 2296' مسند احمد حدیث 17435' صحیح ابن حبان حدیث 3198' جامع الاصول للجزری حدیث 8469۔ 6 صحیح مسلم حدیث 391' مسند احمد حدیث 10409' مستخرج ابوعوانہ حدیث 323' صحیح ابن حبان حدیث 66816' جمع الجوامع حدیث 152' جامع الاحادیث حدیث 25250' مشکوٰۃ المصابیح حدیث 5506۔ 7 صحیح مسلم حدیث 5699' کنز العمال حدیث 18364' مجمع الزوائد حدیث 8438۔

ہیں۔ مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے' نہ اُس پر ظلم کرتا ہے' نہ اُسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اُس کی تحقیر کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا' (پھر فرمایا:) کسی آدمی کے بُرے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے' ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون' مال اور عزت حرام ہیں''۔ 8

گزشتہ قوموں کا مرض:

حضرت سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''تمہارے اَندر اَگلی اُمتوں کا ایک مرض گھس آیا ہے اور یہ حسد اور بغض کی بیماری ہے' یہ مونڈنے والی ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ سر کا بال مونڈنے والی ہے بلکہ دِین مونڈنے والی ہے' قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ جنت میں نہیں داخل ہوگے جب تک کہ اِیمان نہ لے آؤ' اور مؤمن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو' اور کیا میں تمہیں اَیسی بات نہ بتادوں جس سے تمہارے درمیان محبت قائم ہو: تم سلام کو آپس میں پھیلاؤ''۔ 9

دُعا فرماتے تھے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ دُعا مانگتے ہوئے یہ فرماتے تھے: ''اے میرے رب (جَلَّ جلالک!) میری مدد کر' میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر' اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ!) تو میری تائید ونصرت فرما اور میرے خلاف کسی کی تائید ونصرت نہ فرما' اور میرے لئے تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کے لئے تدبیر نہ فرما' اور اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ) تو مجھے ہدایت بخش اور ہدایت کو میرے لئے آسان فرما' اور اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ) میری مدد فرما اُس شخص کے مقابل میں جو میرے خلاف بغاوت وسرکشی کرے' اے میرے رب (عَزَّ وجَلَّ) تو مجھے اپنا بہت زیادہ شکر گزار بندہ بنا لے' اپنا بہت زیادہ ذِکر کرنے والا بنالے' اپنے سے بہت ڈرنے والا بنادے' اپنی بہت زیادہ اِطاعت کرنے والا بنادے' اور اپنے سامنے عاجزی وفروتنی کرنے والا بنادے' اور اپنے سے دَرد واَندوہ بیان کرنے اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنادے۔ اے میرے رب (عَزَّوَجَلَّ!) میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھودے' اور میری دُعا قبول فرما' اور میری حجت (میری دلیل) کو ثابت وٹھوس بنادے' اور میری زبان کو ٹھیک بات کہنے والی بنادے' میرے دِل کو ہدایت فرما' اور میرے سینے سے کھوٹ کینہ حسد نکال دے''۔ (یہ ساری دُعا تعلیم امت کے لئے ہے) 10

لوگوں میں سے بہتر کون ہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے سوال عرض کیا گیا: ''لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: ہر صاف دِل' زبان کا سچا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' زبان کے

---

8 صحیح مسلم حدیث 6541' جامع الکبیر حدیث 258' مسند احمد حدیث 7713' سنن للبیھقی حدیث 11276' جامع الاصول لابن اثیر حدیث 4731۔ 9 سنن ترمذی حدیث 2510' الآداب للبیھقی حدیث 116' الجامع الصغیر حدیث 4170' السنن الکبریٰ للبیھقی حدیث 21596' جامع الاحادیث حدیث 12255' شعب الایمان حدیث 8747' کنز العمال حدیث 7443' مجمع الزوائد حدیث 12732' مسند ابویعلیٰ موصلی حدیث 669' مسند احمد حدیث 1412' مشکوٰۃ حدیث 5039۔ 10 جامع ترمذی حدیث 3551' السنن الکبریٰ حدیث 10443' کنز العمال حدیث 3729' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 29390' مشکوٰۃ المصابیح حدیث 2488' مسند احمد حدیث 1997' صحیح ابن حبان حدیث 947' سنن ابی داؤد حدیث 1510۔

سچے کو تو ہم سمجھتے ہیں' صاف دِل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پرہیزگار صاف دِل جس میں کوئی گناہ نہ ہو' نہ بغاوت' نہ کینہ اور نہ حسد''۔ 11

کس سے حسد کیا جاتا ہے:

خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے راز داری کے ساتھ کام لیا کرو کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے''۔ 12

آمین کہنے پر کس نے حسد کیا:

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''یہودی تم سے سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں''۔ 13

یہودی کس بات پر حسد کرتے ہیں:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مفسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''یہودی ہمارے اُوپر اور کسی چیز کا اِتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ جمعہ کے دِن پر حسد کرتے ہیں' جبکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) نے یہ دِن ہمیں دیا اور وہ اُس سے محروم رہے' وہ ہمارے قبلہ پر بھی حسد کرتے ہیں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) نے ہمیں یہ قبلہ دیا اور وہ اُس سے محروم رہے اور وہ اِمام کے پیچھے ہمارے آمین کہنے پر بھی حسد کرتے ہیں''۔ 14

قبیلہ ازد کے لوگ:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''قبیلہ ازد کے لوگ بہترین لوگ ہیں' اُن کے منہ یعنی گفتگو اِنتہائی شان دار ہوتی ہے' یہ اپنی قسم کو پورا کرتے ہیں اور دِلوں کے صاف ہوتے ہیں' یعنی یہ کسی کے خلاف بغض یا حسد نہیں رکھتے''۔ 15

جنتیوں کی صفات:

خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن اور صاف ہوں گے' اُن سے کم مرتبہ والوں کے چہرے آسمان پر سب سے زیادہ دمکتے ستارے جیسے ہوں گے' وہ جنت میں نہ قضائے حاجت کریں گے' نہ منہ کا پانی باہر پھینکیں گے' نہ اُن کے ناکوں میں کوئی فضلہ ہوگا' اُن کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی' اُن کا پسینہ کستوری ہوگا' اُن کی اَنگیٹھیوں میں (جلانے کے لئے) خوشبودار لکڑی ہوگی اور اُن کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی' اُن کے اَخلاق ایک آدمی کے اَخلاق کی مانند ہوں گے (یعنی اُن کا آپس میں کسی قسم کا اِختلاف' ناراضگی اور بغض وحسد نہیں ہوگا)' اُن سب کے قد اُن کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے قد جتنا ہوگا' یعنی ساٹھ ہاتھ لمبے ہوں گے''۔ 16 (جاری ہے)

---

11 سنن ابن ماجہ حدیث 4216' مشکوٰۃ المصابیح حدیث 5221' حلیۃ الاولیاء حدیث 1/183' جمع الجوامع حدیث 160' جامع الاحادیث حدیث 4065۔ 12 معجم الصغیر حدیث 1186' کنز العمال حدیث 16800' فیض القدیر للمناوی حدیث 985' جامع الکبیر للسیوطی حدیث 53' معجم الاوسط حدیث 2455' شعب الایمان حدیث 6655' حلیۃ الاولیاء حدیث 5/215۔ 13 جامع الاحادیث حدیث 7555۔ 14 مسند احمد حدیث 10691' مجمع الزوائد حدیث 1979' کنز العمال حدیث 210' جامع الاحادیث حدیث 24363۔ 15 مسند احمد حدیث 12558' مجمع الزوائد حدیث 16583۔ 16 مسند احمد حدیث 13303' معجم الاوسط حدیث 3273' ابن ماجہ حدیث 4333' بخاری حدیث 3149' مسلم حدیث 2834' جمع الجوامع حدیث 985' صحیح ابن حبان حدیث 7437' کنز العمال حدیث 39331' مسند ابی یعلیٰ حدیث 6084' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 33996۔

ختمِ نبوت

قسط اوّل

ازقلم: پیرطریقت رہبرشریعت صوفی باصفا حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

عربی لغت اور محاورے کی رُو سے ختم کے معانی 'بند کرنے' کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے' آخر تک پہنچ جانے اور مُہر لگانے کے ہوتے ہیں۔ حضرت علامہ حماد بن اسماعیل الجوہری رحمۃ اللہ علیہ ''الصحاح'' میں لکھتے ہیں خَتَمَ اللّٰہُ لَہٗ بِخَیْرٍ ''اللہ (عزوجل) اُس کا خاتمہ بالخیر فرمائے''۔ وَخَتَمْتُ الْقُرْاٰنَ بَلَغْتُ اٰخِرَہٗ یعنی ''میں نے قرآنِ مجید آخیر تک پڑھ کے ختم کرلیا''۔ خَتَمَ الْعَمَلَ کے معنی ہیں فَرَغَ مِنَ الْعَمَلِ ''یعنی کام سے فارغ ہوگیا''۔ خَتَمَ الْاِنَاءَ کے معنی ہیں ''برتن کا منہ بند کر دیا اور اِس پر مہر لگا دی تا کہ نہ کوئی چیز اِس میں سے نکلے اور نہ کچھ اِس کے اَندر داخل ہو''۔ خَتَمَ الْکِتَابَ کے معنی ہیں ''خط بند کر کے اِس پر مُہر لگا دی تا کہ خط محفوظ ہو جائے''۔ خَتَمَ عَلَی الْقَلْبِ ''دِل پر مہر لگا دی کہ نہ کوئی بات اِس کی سمجھ میں آئے نہ پہلے سے جمی ہوئی کوئی بات اِس میں سے نکل سکے''۔ خِتَامُ کُلِّ مَشْرُوْبٍ ''وہ مزا جو کسی چیز کو پینے کے بعد آخر میں محسوس ہوتا ہے''۔ خَاتِمَۃُ کُلِّ شَیْءٍ عَاقِبَتُہٗ وَاٰخِرَتُہٗ ''ہر چیز کے خاتمہ سے مراد ہے اُس کی عاقبت اور آخرت''۔ خَتَمَ الشَّیْءَ بَلَغَ اٰخِرَہٗ ''کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے اِس کے آخر تک پہنچ جانا''۔ اِسی معنی میں ختم قرآنِ مجید بولتے ہیں اور اِسی معنی میں سورتوں مبارکہ کی آخری آیاتِ مبارکہ کو خواتیم کہا جاتا ہے۔ خَاتَمُ الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ ''خاتم القوم سے مراد ہے قبیلے کا آخری آدمی''۔ (ملاحظہ ہو لسان العرب' قاموس اور اقرب الموارد)

تمام اہلِ لغت اور اہلِ تفسیر نے بالاتفاق خاتم النّبیین کے معنی آخر النّبیین کے لئے ہیں۔ عربی لغت و محاورے کی رُو سے خاتم کے معنی ڈاک خانے کی مہر کے نہیں ہیں جسے لگا لگا کر خطوط جاری کئے جاتے ہیں' بلکہ اِس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اِس لئے لگائی جاتی ہے کہ نہ اِس کے اَندر سے کوئی چیز باہر نکلے نہ باہر سے کوئی چیز اَندر جائے۔

حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: قَرَأَ عَاصِمٌ بِفَتْحِ التَّآءِ وَھُوَ آلَۃُ الْخَتْمِ بِمَعْنٰی مَا یُخْتَمُ بِہٖ کَالطَّابِعِ بِمَعْنٰی مَا یُطْبَعُ بِہٖ وَالْمَعْنٰی وَکَانَ آخِرُھُمُ الَّذِیْ خُتِمُوْا بِہٖ وَبِالْفَارِسِیَّہٖ مہر پیغمبراں یعنی بدو مہر کردہ شد در نبوت و پیغمبراں تو بدو ختم کردہ اند [1] ''حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ خاتم ت کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی خَاتَم جس کا معنی ہے آلۂ ختم' جس سے مُہر کی جاتی ہے جیسے طابَع اُس چیز کو کہتے ہیں جس سے ٹھپا لگایا جائے جس کے معانی ہیں کہ نبی کریم رءُوف و رحیم ﷺ سب سے آخری نبی ﷺ ہیں جن کے ذریعے نبیوں (علیہم السّلام) کے سلسلے پر مہر لگا دی گئی۔ فارسی میں اِسے مُہرِ پیغمبراں کہیں گے یعنی آپ ﷺ سے نبوت کا دروازہ سَر بمہر کر دیا گیا اور پیغمبروں (علیہم السّلام) کا سلسلہ ختم کر دیا گیا''۔

علامہ شوکانی لکھتے ہیں: بِکَسْرِ التَّآءِ وَقَرَأَ عَاصِمٌ بِفَتْحِھَا وَمَعْنَی الْقِرَاۃِ الْاُوْلٰی اَنَّہٗ خَتَمَھُمْ اَیْ جَآءَ اٰخِرُھُمْ وَمَعْنَی الْقِرَآءَ ۃِ الثَّانِیَۃِ اَنَّہٗ صَارَ کَالْخَاتَمِ لَھُمُ الَّذِیْ یَتَخَتَّمُوْنَ بِہٖ وَیَتَزَیَّنُوْنَ بِکَوْنِہٖ مِنْھُمْ [2] ''جمہور نے لفظ خاتم ت کی زیر کے ساتھ (بھی) پڑھا ہے خَاتِم اور حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے زبر کے ساتھ پڑھا ہے خاتَم پہلی قرأۃ کے معانی یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے اَنبیاء علیہم السّلام (کے سلسلہ) کو ختم کیا یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں آئے اور

[1] تفسیر روح البیان جلد 7 جز 22 ص 187۔ [2] فتح القدیر جلد 4 ص 354۔

دوسری قرأت کے معانی یہ ہیں کہ آپ ﷺ اُن کے لئے مہر کی طرح ہو گئے۔ جس کے ذریعہ سے اِن کا سلسلہ سر بمہر ہو گیا اور جن کے شامل ہونے سے اِن کا گروہ مزّین ہو گیا۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: **قَرَأَ عَاصِمٌ بِفَتْحِ التَّآءِ عَلَى الْاِسْمِ بِمَعْنَى الْاٰخِرِ وَالْبَاقُوْنَ بِكَسْرِ التَّآءِ عَلَى الْوَزْنِ فَاعِلٍ يَعْنِىْ الَّذِىْ خَتَمَ النَّبِيّٖنَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَعْدَهٗ نَبِىٌّ**[3] ''حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے خاتَم کو ت کی زبر سے پڑھا جس کا معنی ہے آخر اور باقیوں نے ت کو زیر سے پڑھا بروزن فاعل یعنی وہ ذاتِ اَقدس جو نبیوں (علیہم السّلام) کے ختم کرنے والی ہے۔ وہ آخری نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہیں جن کے بعد کوئی (نیا) نبی نہ آئے گا''۔

حضرت علامہ ابنِ منظور رحمۃ اللہ علیہ لسان العرب میں لکھتے ہیں: **خِتَامُ الْوَادِىْ اَقْصَاهُ وَ خِتَامُ الْقَوْمِ خَاتِمُهُمْ وَ خَاتَمُهُمْ وَ آخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ** ﷺ **خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ** ''وادی کے آخری کونے کو ختام الوادی کہتے ہیں قوم کے آخری آدمی کو **خِتَام**، **خَاتَم** اور **خَاتِم** کہا جاتا ہے۔ اِسی مناسبت سے حضور سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے''۔

لسان العرب میں التہذیب کے حوالہ سے لکھا ہے: **وَالْخَاتَمُ وَالْخَاتِمُ مِنْ اَسْمَآئِهِ النَّبِىِّ** ﷺ **وَفِىْ تَنْزِيْلِ الْعَزِيْزِ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اَىْ اٰخِرُهُمْ وَ مِنْ اَسْمَآئِهِ الْعَاقِبُ اَيْضًا وَمَعْنَاهُ آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ** ''خاتم اور خاتم نبی ﷺ کے اَسمائے گرامی میں سے ہیں۔ قرآنِ مجید میں ہے **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** یعنی ''اور اللہ (عزّوجلّ) کے رسول (ﷺ) سب نبیوں علیہم السّلام سے پیچھے آنے والے''۔ اور حضور سیّدنا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اَسمائے مبارکہ میں سے **العاقب** بھی ہے۔ اِس کا معنی آخرالانبیاء علیہم السّلام ہے۔ خَاتَم خَاتِم خِتَام خَاتَام سب کا ایک ہی معنی ہے اور کسی چیز کے آخر کو **خَاتِمَةُ الشَّئِى** کہتے ہیں۔ **وَمُحَمَّدٌ** ﷺ **خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ** ''اور (حضرت) محمد (ﷺ) تمام نبیوں (علیہم السّلام) سے آخر میں تشریف لائے ہیں''۔ ختم اور طبع کا لغت میں ایک ہی معنی ہے اور وہ یہ کہ کسی چیز کو اِس طرح ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے باندھ دینا کہ اُس میں باہر سے کسی چیز کے داخلے کا اِمکان نہ ہو۔

قرآنِ کریم کے اَلفاظ کا مفہوم سمجھنے میں عربی زبان کی لغات سے بھی بڑی مدد ملتی ہے لیکن اِس سلسلے میں بھی قولِ فیصل اور حرفِ آخر خود قرآنِ مجید اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بیان کردہ تشریح ہے۔

اہلِ لغت کی تصریحات سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ خَاتَم کے ت پر زبر ہو یا زیر اِس کا معنی آخری ہے۔ اِس کی تائید میں قرآنِ مجید کی دوسری آیتِ مبارکہ ہے:- **وَخِتٰمُهٗ مِسْكٌ** (المطففین: 26) ''اُس کی مُہر مُشک پر ہے''۔ **اَىْ آخِرُهٗ مِسْكٌ** یعنی ''اہلِ جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا''۔ (وہ پیک ہوگا) اور اُس کے آخر میں اُنہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

ایک گروہ جس نے اِس دَور میں نئی نبوت کا فتنہ عظیم کھڑا کیا ہے' لفظ **خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ** کے معنی نبیوں (علیہم السّلام) کی مُہر کرتا ہے اور اِس کا مطلب یہ لیتا ہے کہ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے بعد جو اَنبیاء کرام علیہم السّلام بھی آئیں گے (العیاذ باللہ)' وہ آپ ﷺ کی مُہر لگنے سے نبی بنیں گے' یا با اَلفاظ دیگر جب تک کسی نبوت پر آپ ﷺ کی مہر نہ لگے' وہ نبی نہ ہو سکے گا''۔

---

3. تفسیر مظہری جلد 7 ص 350' ابن جریر جز 22 ص 11۔

لغت کی رُو سے خاتم النّبیین کے معنی:

پس جہاں تک سیاق وسباق کا تعلق ہے وہ قطعی طور پر اِس اَمر کا تقاضا کرتا ہے کہ یہاں خاتم النّبیین کے معنی سلسلۂ نبوت کو ختم کردینے والے ہی کے لئے جائیں اور یہ سمجھا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ لیکن یہ صرف سیاق ہی کا تقاضا نہیں ہے لغت بھی اِسی معنی کی مقتضی ہے۔ عربی لغت اور محاورے کی رُو سے ختم کے معنی مہر لگانے' بند کرنے' آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہوجانے کے ہیں۔

ختم نبوت سے متعلق حضور سیّدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاداتِ مقدسہ:

قرآنِ مجید کے سیاق وسباق اور لغت کے لحاظ سے اِس لفظ کا جو مفہوم ہے (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اَحادیثِ مقدسہ اِس کی تشریحات کرتی ہیں۔ اِس سلسلہ میں اَحادیثِ طیبات ملاحظہ فرمائیں:

(1) حضرت اِمام ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں پانچ (5) برس تک حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر رہا۔ میں نے اُن سے حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اَحادیثِ مبارکہ سنی جن میں یہ حدیث شریف بھی سنی کہ ''بنی اسرائیل کی قیادت اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کرتے تھے جب کوئی نبی (علیہم السّلام) فوت ہوجاتا تو دوسرا نبی (علیہ السلام) اُن کا جانشین ہوتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ خلفاء (راشدین رضی اللہ عنہم) ہوں گے''۔ 4

(2) حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے' فرماتے ہیں' شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا: ''میری مثال اور مجھ سے پہلے اَنبیاء (علیہم السّلام) کی مثال اُس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا اور اُسے نہایت خوبصورت اور حسین وجمیل (مضبوط اور مزیّن بنایا) مگر اُس کے ایک گوشہ میں دیوار کی ایک اِینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اُس عمارت کے اِردگرد پھرتے اور اُس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے کہ اِس جگہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قصرِ نبوت کی) وہ آخری اِینٹ میں ہوں اور میں نبیوں علیہم السّلام کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں''۔ 5 یعنی میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہوچکی ہے' اَب کوئی جگہ باقی نہیں ہے جسے پُر کرنے کے لئے کوئی آئے۔ اور بعض اَلفاظ حدیثِ مبارکہ میں ہیں اُس جگہ کو پُر کر کے قصرِ نبوت کو مکمل کردیا گیا ہے۔

اِسی مضمون کی چار حدیثیں صحیح مسلم' کتاب الفضائل' باب خاتم النّبیین میں ہیں' جن میں تین حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور ایک حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِس آخری حدیث شریف میں یہ اَلفاظ زائد ہیں: ''پس میں آیا اور میں نے اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کا سلسلہ ختم کردیا''۔ یہی حدیث شریف اِنہی اَلفاظ میں ترمذی **کِتَابُ الْمَنَاقِبُ' بَابُ فَضْلِ النَّبِیِّ** جلد2 ص202 اور **کِتَابُ الْآدَاب' بَابُ الْاَمْثَالِ** جلد2 ص202 میں ہے۔

مسند ابو داؤد طیالسی میں یہ حدیث شریف حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ اَحادیثِ مبارکہ کے سلسلے میں آئی ہے اور اِس کے آخری اَلفاظ یہ ہیں: **خَتَمُ الْاَنْبِیَآءِ** ''میرے ذریعہ سے اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کا سلسلہ ختم کیا گیا''۔ مسند احمد میں تھوڑے سے لفظی فرق کے ساتھ اِس مضمون

4 بخاری جلد1 ص 491 باب ما ذکر عن بنی اسرائیل' مسند احمد جلد2 ص 315' قرطبی جلد7 جز14 ص 251' مشکوٰۃ حدیث نمبر 3685۔ 5 شرح السنۃ جلد7 ص 17' ابن کثیر جلد3 ص 431' بخاری کتاب المناقب باب خاتم النّبیین جلد1 ص 501 حدیث نمبر 3535' مسلم جلد2 ص 448 حدیث نمبر (21۔ 2286)' کتاب الفضائل باب ذکر کون خاتم النّبیین' ترمذی جلد2 ص 202 حدیث نمبر 3613' مسند احمد جلد5 ص 148' مشکوٰۃ حدیث نمبر 5745' دارمی حدیث نمبر 1389' مرقاۃ جلد10 ص 423۔

کی اَحادیثِ مبارکہ حضرت ابی بن کعب، حضرت سیّدنا ابوسعید خدری اور حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہیں۔

(3) حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے چھ باتوں میں اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) پر فضیلت دی گئی ہے (1) مجھے جامع کلامی کا اِعزاز عطا فرمایا گیا ہے (یعنی بات مختصر اور معانی وسیع) (2) مجھے رُعب کے ذریعے مدد بخشی گئی ہے (3) میرے لئے اَموالِ غنیمت حلال قرار دیئے گئے ہیں۔ (4) میرے لئے (ساری) زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ۔ یعنی میری شریعت میں نماز صرف مخصوص عبادت گاہوں میں ہی نہیں بلکہ روئے زمین پر ہر جگہ پڑھی جاسکتی ہے اور پانی نہ ملے تو میری شریعت مطہرہ میں تیمّم کر کے وضو اور غُسل کی حاجت بھی پوری کی جاسکتی ہے۔ (5) مجھے ساری مخلوق کے لئے رسول (ﷺ) بنا کر بھیجا گیا ہے (6) اور مجھ پر اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے''۔ 6

(4) حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اور میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی''۔ 7

(5) حضرت سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد (ﷺ) ہوں میں احمد (ﷺ) ہوں۔ میں ماحی (ﷺ) ہوں کہ میرے ذریعہ سے کفر محو کیا جائے گا۔ میں حاشر (ﷺ) ہوں کہ میرے بعد لوگ حشر میں جمع کئے جائیں گے (یعنی میرے بعد اَب بس قیامت ہی آنی ہے)۔ اور میں عاقب (ﷺ) ہوں، اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو''۔ 8

(6) حضرت سیّدنا اَبواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (عزّوجل) نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی اُمّت کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو۔ (مگر اُن کے دَورِ نبوت میں وہ نہ آیا۔) اور اَب میں آخری نبی ہوں (ﷺ) اور تم آخری اُمّت ہو اَب لامحالہ اُس کو تمہارے اَندر ہی نکلنا ہے''۔ 9

(7) حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے مکان سے نکل کر ہمارے درمیان تشریف لائے اِس اَنداز سے کہ گویا آپ (ﷺ) ہم سے رُخصت ہو رہے ہیں، آپ (ﷺ) نے تین مرتبہ فرمایا: ''میں محمد نبی اُمی (ﷺ) ہوں''۔ پھر فرمایا: ''اور میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔ 10

(8) حضرت سیّدنا ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے، صرف بشارت دینے والی باتیں ہیں۔ عرض کیا گیا وہ بشارت دینے والی باتیں کیا ہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)؟ فرمایا: ''اچھا خواب'' یا فرمایا: ''صالح خواب''۔ 11

6 مسلم جلد 1 ص 199، مسند احمد جلد 2 ص 412، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 ص 432، جلد 9 ص 5، مجمع الزوائد جلد 8 ص 269، درمنثور جلد 3 ص 204، دلائل النبوۃ جلد 5 ص 472، مشکل الآثار جلد 1 ص 451، ابن کثیر جلد 3 ص 421، شرح السنۃ جلد 7 ص 6، ترمذی حدیث نمبر 1553، بخاری حدیث نمبر 7273، کنز العمال حدیث نمبر 3192، مسند ابو عوانۃ جلد 1 ص 395، مشکوٰۃ حدیث نمبر 5748، مرقاۃ جلد 10 ص 427۔ 7 ترمذی جلد 2 ص 43 حدیث نمبر 2272، مسند احمد جلد 3 ص 267، مستدرک حاکم جلد 4 ص 433 حدیث نمبر 391، درمنثور جلد 3 ص 313 طبع قدیم، تفسیر ابن کثیر جلد 3 ص 421، کنز العمال حدیث نمبر 41407۔ 8 بخاری حدیث نمبر 3532، مسلم حدیث نمبر (124 ۔ 2354)، ترمذی حدیث نمبر 2840، دارمی حدیث نمبر 2775، مسند احمد جلد 4 ص 407، مشکوٰۃ حدیث نمبر 5776، مرقاۃ جلد 10 ص 457۔ 9 ابن ماجہ ص 307، مستدرک حاکم جلد 4 ص 580 حدیث نمبر 536، کنز العمال حدیث نمبر 38793۔ 10 مسند احمد جلد 2 ص 172۔ 11 مسند احمد جلد 5 ص 454، مجمع الزوائد جلد 7 ص 173، درمنثور جلد 3 ص 312 (طبع قدیم)، کنز العمال حدیث نمبر 41422۔

(یعنی وحی کا اَب کوئی اِمکان نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے کوئی اِشارہ ملے گا بھی تو بس اَچھے خواب کے ذریعہ سے مل جائے گا)۔

(9) حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو (حضرت) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نبی ہوتے''۔ [12]

(10) حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرمایا: ''(اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنک)! تو میرے لئے بمنزل (حضرت) ہارون (علیہ السلام) کے ہے جیسے وہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے (نزدیک تھے) مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔ [13] (یعنی جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت ہارون علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نبی تھے تم (رضی اللہ عنہ) نبی نہیں ہو۔ کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔

حضرت اِمام بخاری وحضرت اِمام مسلم علیہما الرحمہ نے یہ حدیث مبارکہ غزوۂ تبوک کے ذکر میں بھی نقل کی ہے۔ مسند احمد میں اِس مضمون کی دو حدیثیں مبارکہ حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں جن میں سے ایک کا آخری فقرہ یوں ہے: اِلَّا اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعۡدِیۡ ''مگر میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے''۔ ابوداوٗد طیالسی، اِمام احمد اور محمد بن اسحاق علیہم الرحمہ نے اِس سلسلے میں جو تفصیلی روایات نقل کی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوۂ تبوک کے لئے تشریف لے جاتے وقت اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ کی حفاظت ونگرانی کے لئے اپنے پیچھے چھوڑنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ منافقین نے اِس پر طرح طرح کی باتیں اِن کے بارے میں کہنی شروع کر دیں۔ اُنہوں نے حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں عرض کیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟'' اِس موقع پر حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ ''تم میرے ساتھ وہی نسبت رکھتے ہو جو (حضرت سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ (حضرت سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) رکھتے تھے''۔ یعنی جس طرح حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے کوہِ طور پر جاتے ہوئے حضرت ہارون (علیہ السلام) کو بنی اسرائیل کی نگرانی کے لئے پیچھے چھوڑا تھا اِسی طرح میں تم کو مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے چھوڑے جا رہا ہوں۔ لیکن اِس کے ساتھ ہی نبی رَحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس اَندیشہ کو جانتے ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ یہ تشبیہ کہیں بعد میں لوگوں کے لئے کسی امتحان کا سبب نہ بن جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً یہ تصریح فرمادی کہ میرے بعد کوئی شخص نبی ہونے والا نہیں۔

(11) حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور یہ کہ عنقریب میری اُمّت میں تیس جھوٹے شخص ہوں گے اُن میں سے ہر ایک شخص گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے اور جب کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں علیہم السّلام کا ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے''۔ [14]

[12] ترمذی جلد2 ص 209، مستدرک حاکم جلد 17 ص 289، مجمع الزوائد جلد 9 ص 68، کنز العمال حدیث نمبر 32745۔ [13] بخاری حدیث نمبر 3706، مسلم جلد 2 ص 278، ترمذی جلد 2 ص 214، ابن ماجہ ص 12، مسند احمد جلد 1 ص 177، جلد 3 ص 32، جلد 6 ص 438۔ 369، مجمع الزوائد جلد 9 ص 111۔ 109، مشکوٰۃ حدیث نمبر 6087، قرطبی جلد 1 جز 1 ص 266، المعجم الصغیر للطبرانی جلد 2 ص 54۔ 22، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 1 ص 110۔ 108، جلد 2 ص 275، جلد 4 ص 220، جلد 11 ص 174، البدایہ والنہایہ جلد 7 ص 342۔ 340، جلد 8 ص 77، مرقاۃ جلد 11 ص 239۔ [14] مسلم ابوداوٗد جلد 2 ص 235۔ 234، ترمذی حدیث نمبر 21746، مسند احمد جلد 4 ص 123، جلد 5 ص 284۔ 278، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 9 ص 118، مجمع الزوائد جلد 7 ص 221، درمنثور جلد 3 ص 19، مشکوٰۃ حدیث نمبر 12575۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہو گی جب تک تیس دجال نہ نکلیں گے ہر ایک اُن میں سے اپنے آپ کو اللہ عزوجل کا رسول سمجھے گا''۔ 15

(12) حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں حضور سیّدِ کائنات رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! یقین جان لو کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمّت نہیں، اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور نمازِ پنجگانہ کو اَدا کرو، اور ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ اَدا کرو اور اِس طرح اپنی جانوں کو پاک کرو، اپنے حکمرانوں کے حکم کی اِطاعت کرو تمہارا رب تمہیں جنت میں داخل فرمائے گا''۔ 16

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اِجماع:

قرآنِ مجید و سُنّتِ مبارکہ کے بعد تیسرے درجے میں اَہم ترین حیثیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اِجماع کی ہے۔ یہ بات تمام معتبر تاریخی روایات سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے دُنیا سے پردہ فرمانے کے فوراً بعد جس جس نے نبوت کا دعویٰ کیا، اور جن لوگوں نے اُن کی جھوٹی نبوت تسلیم کی، اُن سب کے خلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق وہ جنگ کی جو کفّار و مشرکین کے ساتھ بدر و اُحد میں جنگ کی تھی۔

اِس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ مسیلمہ کذاب کا معاملہ قابلِ ذکر ہے۔ مسیلمہ کذاب اوّلین دجّالوں میں سے ہے۔ یہ شخص نبی آخر الزماں ﷺ کی نبوت کا منکر نہ تھا بلکہ اُس کا دعویٰ یہ تھا کہ اُسے حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف و رحیم ﷺ کے ساتھ شریکِ نبوت بنایا گیا ہے۔ اُس نے حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے وصالِ مبارک سے پہلے جو عریضہ آپ ﷺ کو لکھا تھا اُس کے اَلفاظ یہ ہیں: ''مسیلمہ رسول اللہ (نعوذ باللہ) کی طرف سے (حضرت) محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف۔ آپ (ﷺ) پر سلام ہو آپ (ﷺ) کو معلوم ہو کہ میں آپ (ﷺ) کے ساتھ نبوت کے کام میں شریک کیا گیا ہوں''۔ 17

علاوہ ازیں مؤرخ طبری نے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ مسیلمہ کے ہاں جو اَذان دی جاتی تھی اُس میں **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کے اَلفاظ بھی کہے جاتے تھے۔ اِس صریح اِقرارِ رسالتِ محمدی ﷺ کے باوجود اُسے کافر اور خارج از ملّت قرار دیا گیا اور اُس سے جنگ کی گئی۔ ''تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ بنو حنیفہ نیک نیتی کے ساتھ (in good faith) اُس پر اِیمان لائے تھے اور اُنہیں واقعی اِس غلط فہمی میں ڈالا گیا تھا کہ حضرت سیّدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ نے اُس کو خود شریکِ رسالت کیا ہے۔ نیز قرآنی آیات کو اُن کے سامنے مسیلمہ کذّاب پر نازل شدہ آیات کی حیثیت سے ایک اَیسے شخص نے پیش کیا تھا جو مدینہ طیبہ سے قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کر کے گیا تھا''۔ 18

مگر اِس کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُن کو مسلمان تسلیم نہیں کیا اور اُن پر جہاد و قتال کیا۔ پھر یہ کہنے کی بھی گنجائش نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُن کے خلاف اِرتداد کی بنا پر نہیں بلکہ بغاوت کے جرم میں جنگ کی تھی۔ اِسلامی قانون کی رُو سے باغی مسلمانوں کے خلاف اگر جنگ کی نوبت آئے تو اُن کے اسیرانِ جنگ غلام نہیں بنائے جا سکتے بلکہ مسلمان تو درکنار، ذمی بھی اگر باغی ہوں تو گرفتار ہونے کے بعد اُن کو غلام بنانا جائز نہیں ہے۔ لیکن مسیلمہ

15 بخاری حدیث نمبر 1721، شرح السنۃ جلد 7 ص 428، کنز العمال حدیث نمبر 38377، ابوداؤد حدیث نمبر 4334۔ 16 المعجم الکبیر للطبرانی جلد 8 ص 115 حدیث نمبر 7535، مسند احمد جلد 5 ص 262۔ 251، ترمذی حدیث نمبر 6111، ابن حبان حدیث نمبر 795، مستدرک حاکم جلد 1 حدیث نمبر 9389۔ 17 طبری جلد 2 ص 199۔ 18 البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد 5 ص 51۔

کذّاب اور اُس کے پیروکاروں کے خلاف جب جہاد برائے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کیا گیا تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اِعلان فرمایا کہ اُن کی عورتوں اور بچوں کو لونڈی و غلام بنایا جائے گا اور جب وہ لوگ اَسیر ہوئے تو فی الواقع اُن کو لونڈی و غلام بنایا گیا' چنانچہ اُنہی میں سے ایک لونڈی اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حصّے میں آئی جس کے بطنِ اَطہر سے تاریخِ اِسلام کی مشہور شخصیت محمد بن حنفیہ [19] نے جنم لیا۔

اِس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس جُرم کی بنا پر اُن سے جنگ کی تھی وہ بغاوت کا جرم نہ تھا بلکہ یہ جرم تھا کہ ایک شخص نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اور دوسرے لوگ اُس کی نبوت پر اِیمان لائے۔ یہ جنگ حضور نبی آخر الزماں ﷺ کے دُنیا سے پردہ فرمانے کے فوراً بعد ہوئی ہے۔ نیز یہ جنگ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ہوئی' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پوری جماعت کے اِتفاق سے ہوئی ہے۔ ختمِ نبوت کے عقیدے کے خلاف جھوٹے مدعیانِ نبوت کے مقابلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اِجماع تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر دجّال مرتد اور کذاب اور واجب القتل ہے۔ اجماعِ صحابہ کی اِس سے زیادہ صریح مثال شاید ہی کوئی اور ہو۔

[19] البدایہ والنہایہ جلد 6 ص 316-325۔

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address: 87 Tariq Block Garden Town Lahore

Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC

(3) Microcontroller

(4) ETAP (5) MATLAB

(6) ATS Circuit

(7) UPS Circuit

(8) Advanced Engineering Software

اپنے پیاروں کے ایصالِ ثواب کے لئے اِس کارِ خیر میں حصہ لیں

فلاحِ انسانیت کیلئے 2 عدد نئی ایمبولینس درکار ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب 1992ء سے عوام الناس کی فلاح و بہبود اور تبلیغ دین کی اشاعت میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ادارے نے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔
پہلے سے چلنے والی 2 عدد ایمبولینس اب قابل استعمال نہیں رہی۔

لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2 عدد نئی ایمبولینس لاہور اور حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے لئے درکار ہیں

اُمید ہے آپ حسبِ سابق محبت اور خصوصی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے

خیراندیش بشیر احمد یوسفی عفی عنہ مینیجنگ ڈائریکٹر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب 0313-3333777

انجمن اکاؤنٹ نمبر: یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعتِ دین اسلام
050901014603 برانچ شادباغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں
PK11MEZN0002860103073535

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ، A-977 بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور 042-36880027-28

دواخانہ پیغامِ صحت

پیغامِ صحت دواخانہ

پیغامِ صحت کا پیغام | تندرست معدہ تندرست انسان

جسمانی و روحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں
اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا
اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں
تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

شیڈول

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
بروز ہفتہ	سیالکوٹ	اگوگی موڑ، وزیر آباد روڈ، اگوگی، سیالکوٹ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغام صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

حکیم **مزمل حسین عارف**
F.T.J B.A اسلامک سٹڈیز
0300-8160837
0345-4767985

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ و مثانہ کے امراض، مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اولادی، اٹھرا، طبِ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

ماحول دوست
Keep your Environment
Clean, Safe & Healthy
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable BATTERY
WIN Power Pack Maintenance Free Rechargeable BATTERY WIN 5.4
WIN Power Pack Maintenance Free Rechargeable BATTERY WIN 5-6 6V5Ah/20HR
WIN Power Pack BATTERY 12MF 3
WIN Power Pack Maintenance Free Rechargeable BATTERY 12MF9
For Your Every Power Requirement.

ماہِ صفر المظفر دینِ اِسلام کی نظر میں

ازقلم: خادم دِینِ اِسلام خلیل احمد یوسفی

بیماری نحوست اور شیطان سے نجات یافتہ مہینہ:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: **لَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰی** 1 ''ماہِ صفر میں نہ کسی قسم کی نحوست ہے اور نہ ہی شیطان اور بھوت کا حملہ ہے''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ** 2 ''ماہِ صفر میں نہ تو شیطان و بھوت کا حملہ ہے' نہ تو بیماری کا لگنا ہے اور نہ ہی نحوست''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ایک اَعرابی نے (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اُس اُونٹ میں کیا ہے جو تیز دوڑتا ہے اور جھپٹتا ہے گویا کہ وہ ہرن ہے جسے خارش ہے پھر وہ اُونٹوں میں داخل ہو جاتا ہے اور سب کو خارش ہو جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے اُونٹ کو خارش زدہ کس نے کیا''۔ 3

زندگی' رزق اور مصائب کا لکھا جانا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''کسی کو کسی سے بیماری نہیں لگتی' پس پہلے بیمار کو کس نے خارش لگائی' پس صفر میں کوئی بیماری نہیں۔ اللہ (عزوجل) نے ہر ایک جان کی تخلیق فرمائی ہے تو اس نے اُس کی زندگی' رزق اور مصائب کو مرقوم کر دیا ہے''۔ 4

کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا:

حضرت سیّدنا ثعلبہ بن یزید حمانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مَیں نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماہِ صفر میں نحوست نہیں ہے اور نہ ہی تندرست کو کسی بیمار کی بیماری لگتی ہے' میں نے عرض کیا' آپ نے یہ (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے؟ فرمایا: ہاں! میں نے اپنے کانوں سے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے''۔ 5

لفظ صفر کی حکمتِ عجیبہ:

قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں **لَا صَفَرَ** کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے ''یہ اَیسا مہینہ ہے کہ بعض لوگوں کے گمان میں اِس (صفر) میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں تو شریعت نے ان کی نفی کر دی''۔ 6

ایک سال حلال اور ایک سال حرام کرنا:

جب حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جاہلیت کے زمانہ میں جاہل لوگ صفر کو ایک سال میں حلال اور ایک سال میں حرام کر لیتے تھے''۔ 7

بدشگونی کیا ہے؟

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''(خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوت لگنا' بدشگونی لینا' اُلّو کا منحوس ہونا اور صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو

1 المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر 7762' کنز العمال حدیث نمبر 28635-28608' الجمع الجوامع حدیث نمبر 1192۔ 2 مسلم حدیث نمبر 2220/101۔ 3 بخاری حدیث نمبر 5770' مشکوٰۃ حدیث نمبر 4578' کنز العمال حدیث نمبر 28627' مسلم حدیث نمبر 2220' تفسیر قرطبی سورۃ الاعراف آیت مبارک نمبر 202' مسند احمد حدیث نمبر 7620' شرح معانی الآثار حدیث نمبر 7065' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث نمبر 14235-14233۔ 4 مسند احمد حدیث نمبر 7754۔ 5 کنز العمال حدیث نمبر 28636۔ 6 شرح البخاری للقسطلانی جلد 8 ص 318۔ 7 سنن ابوداؤد حدیث نمبر 3914۔

خیالات ہیں البتہ جذامی شخص سے ایسے بھاگتا رہ جیسے کہ شیر سے بھاگتا ہے''۔ 8

ف: لہٰذا جو بیماری متعدی ہو اُس سے حفاظت کرنا بھی اِسلام کا حکم ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں ہے، بدشگونی کی کوئی اَصل نہیں، (اگر ممکن ہوتی تو) نحوست تین چیزوں میں ہوتی، (1) گھوڑے میں، (2) عورت میں اور (3) گھر میں''۔ 9

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانے اور بدفالی و بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور مجھ کو فال نیک پسند ہے، لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) فال نیک کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اَچھی بات''۔ 10

حضرت سیّدنا فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''میں (سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا میں اپنی قوم کے اُن لوگوں کے ساتھ مل کر جو اِیمان لے آئے ہیں، اُن لوگوں سے نہ لڑوں جو اِیمان نہیں لائے ہیں، تو آپ ﷺ نے مجھے اُن سے لڑنے کی اِجازت دے دی اور مجھے میری قوم کا اُمیر بنا دیا، جب میں آپ ﷺ کے پاس سے اُٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے میرے متعلق پوچھا کہ غطیفی نے کیا کیا؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ میں تو جا چکا ہوں، مجھے لوٹا لانے کے لئے میرے پیچھے آپ ﷺ نے آدمی دوڑائے، تو میں آپ ﷺ کے پاس آ گیا، آپ ﷺ اُس وقت اپنے کچھ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) کے درمیان تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو تم دعوت دو، تو اُن میں سے جو اِسلام لے آئے اُس کے اِسلام و اِیمان کو قبول کر لو، اور جو اِسلام نہ لائے تو اِس کے معاملے میں جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ میں تمہیں نیا (وتازہ) حکم نہ بھیجوں۔ راوی فرماتے ہیں، سبا کے متعلق (کلام پاک میں) جو نازل ہوا سو ہوا (اسی مجلس کے) ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) سبا کیا ہے، سبا کوئی سرزمین ہے، یا کسی عورت کا نام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نہ کوئی ملک ہے اور نہ ہی وہ کسی عورت کا نام بلکہ سبا نام کا ایک عربی شخص تھا (اِس میں ملک سبا کا ذکر کرنا مطلوب و مقصود نہیں تھا) جس کے دس بچے تھے، جن میں سے چھ کو اُس نے باعث خیر و برکت جانا اور چار سے بدشگونی لی (اُنہیں منحوس جانا) تو جنہیں اُس نے منحوس سمجھا وہ لخم، جذام، غسان اور عاملہ ہیں، اور جنہیں مبارک سمجھا وہ از دٔ اشعری، حمیر، مذحج، انمار اور کندہ ہیں، ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) انمار کون سا قبیلہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی قبیلہ کی شاخیں خثعم اور بجیلہ ہیں''۔ 11

حضرت سیّدنا قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''رمل، بدشگونی اور پرندے اُڑانا کفر کی رسموں میں سے ہے پرندوں کو ڈانٹ کر اُڑانا طرق ہے اور عیافۃ وہ لکیریں ہیں جو زمین پر کھینچی جاتی ہیں جسے رمل کہتے ہیں''۔ 12

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے تین

8 بخاری حدیث نمبر 5707 -5380، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 17205، کنزالعمال حدیث 28600، مسند احمد حدیث 2/443، حدیث نمبر 9720، الجامع الکبیر حدیث 1270۔ 9 بخاری حدیث نمبر 5772۔ 10 ترمذی حدیث نمبر 1615۔ تھذیب الآثار للطبرانی حدیث 1281۔ 11 ترمذی حدیث نمبر 3222۔ 12 ابوداؤد حدیث نمبر 3907، الجامع الصغیر للسیوطی حدیث 5741، معجم الکبیر للطبرانی حدیث 942، جامع الاحادیث حدیث 6561، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 16292، صحیح ابن حبان حدیث 6131، کنزالعمال حدیث 28567، مسند احمد حدیث 15915۔

بار فرمایا: ''بدشگونی شرک ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو وہم ہو ہی جاتا ہے لیکن اللہ (عزوجل) اس کو توکل سے دُور فرما دیتا ہے''۔ 13

حضرت سیّدنا عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''(سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس طیرہ (بدشگونی) کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی سب سے اَچھی قسم نیک فال اور اَچھا (شگون) ہے اور فال (شگون) کسی مسلمان کو اس کے اِرادہ سے باز نہ رکھے پھر جب تم میں سے کوئی اَیسی چیز دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو وہ یہ دُعا پڑھے: **اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ** اے اللہ (جَلَّ جَلالُکَ!) تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں پہنچا سکتا اور سوائے تیرے کوئی بُرائیوں کو روک بھی نہیں سکتا اور بُرائی سے باز رہنے اور نیکی کے کام کرنے کی طاقت و قوت صرف تیری توفیق ہی سے ملتی ہے''۔ 14

حضرت سیّدنا عبداللہ بن بُریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''(سیّد کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے فال بد (بدشگونی) نہیں لیتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عامل کو بھیجتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کا نام پسند آتا تو اس سے خوش ہوتے اور خوشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نورانی) چہرے (مبارک) پر نظر آتی اور اگر وہ پسند نہ آتا تو یہ ناپسندیدگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نورانی) چہرے (مبارک) پر دِکھائی پڑتی اور جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اُس کا نام پوچھتے اگر وہ نام اَچھا لگتا تو اس سے خوش ہوتے اور یہ خوشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نورانی) چہرے (مبارک) پر دِکھائی پڑتی اور اگر وہ ناپسند ہوتا تو یہ ناپسندیدگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نورانی) چہرے (مبارک) پر دکھائی پڑتی''۔ 15

حضرت سیّدنا حصین بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''میں (حضرت سیّدنا) سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) کے پاس تھا، انہوں نے کہا، تم میں سے کس نے وہ ستارا دیکھا ہے، جو کل ٹوٹا تھا، میں نے کہا، جی میں نے دیکھا تھا، پھر میں نے کہا، یہ میں نے اس لئے نہیں دیکھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، یہ اِس وجہ سے کہ مجھے کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا تھا (اور میں جاگ رہا تھا، حضرت سیّدنا) سعید (رضی اللہ عنہ) نے کہا، پھر تم نے کیا کیا تھا، میں نے کہا، میں نے دم کیا تھا، اُنہوں نے کہا، اَیسے کیوں کیا تھا؟ میں نے کہا، ایک حدیث کی وجہ سے جو ہم سے شعبی نے بیان کی ہے، اُنہوں نے (حضرت سیّدنا) بریدہ اسلمی (رضی اللہ عنہ) سے سنی کہ دم نہیں ہے، مگر نظر بد سے یا زہریلی چیز کے ڈسنے سے۔ (حضرت سیّدنا) سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) نے کہا، وہ شخص بہت اَچھا کرتا ہے جو اسی پر اِکتفا کرتا ہے جو اس نے سنا ہے اس میں اِضافہ نہیں کرتا۔ پھر انہوں نے کہا، ہم سے (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے بیان کیا کہ (اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے اُمتیں پیش کی گئی ہیں، میں نے دیکھا ایک نبی (علیہ السلام) ہیں اور اُن کے ساتھ ایک گروہ ہے، ایک نبی (علیہ السلام) ہیں اُن کے ساتھ ایک دو آدمی ہیں، ایک نبی (علیہ السلام) ہیں اور اُن کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے، اَچانک میرے سامنے ایک بہت بڑی جماعت پیش کی گئی، میں نے سمجھا کہ یہ میری اُمّت ہو گی، لیکن اِتنے میں مجھے کہا گیا کہ یہ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) اور اُن کی قوم ہے، اَب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا کناروں کی جانب دیکھیں، میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت تھی، پھر مجھ سے کہا گیا دوسری جانب دیکھیں، اُدھر بھی بہت بڑی جماعت تھی، پھر مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار اَیسے اَفراد ہیں جو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوں

13 ابوداؤد حدیث 3910، جامع الاصول للجزری حدیث 5802۔ 14 جامع الاصول من احادیث الرسول لابن اثیر حدیث 5802۔ 15 ابوداؤد حدیث نمبر 3919۔ ابوداؤد حدیث نمبر 3920۔

گے۔ لوگوں نے کہا' شاید یہ وہ لوگ ہیں' جنھوں نے (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی صحابیت کا شرف پایا ہے' بعض نے کہا' شاید یہ وہ لوگ ہیں' جو اِسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ (جل جلالہ) کے ساتھ شرک نہیں کیا اور بھی کئی اَقوال بیان کیے اِتنے میں (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا' یہ کیا ہے جس میں تم مگن ہو؟ انہوں نے اپنی تفصیل عرض کی' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ خوش نصیب ہیں جو نہ تو داغ لگواتے ہیں' نہ ہی (شرکیہ) دم کرواتے ہیں' نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب (عزوجل) پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (حضرت سیّدنا) عُکاشہ بن محصن اسدی (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا میں اِن میں سے ہوں؟ (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ان میں شامل ہے۔ ایک اور صحابی (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میں بھی ان میں شامل ہوں؟ (راحۃ العاشقین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ (رضی اللہ عنہ) تم سے بازی لے گیا ہے''۔ 16

حضرت سیّدنا سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''میں نے (حضرت سیّدنا) سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) سے بدشگونی کے متعلق پوچھا' لیکن انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا اور کہا' تجھے کس نے یہ بات بتائی ہے؟ میں نے یہ بتانا پسند نہ کیا کہ مجھے کس نے بتائی تھی' پھر (حضرت سیّدنا) سعد (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کوئی بیماری متعدی ہے' نہ بدشگونی اور نہ الو کی نحوست ہے' اگر کسی چیز میں بدشگونی ہوتی تو وہ گھوڑے' عورت اور گھر میں ہوتی' (ف: گھوڑے کی بدشگونی یا نحوست اُس کا بدکنا ہے عورت کی نحوست اس کا بدخلق ہونا ہے اور گھر کی نحوست اس کا تنگ ہونا ہے یہ تینوں چیزیں اپنے وصف سے بدشگون اور منحوس ہیں نا کہ ذات کے اِعتبار سے) جب تم سنو کہ کسی زمین میں طاعون ہے تو تم وہاں مت جاؤ اور جب تم اَیسی زمین میں موجود ہو' جس میں طاعون آ گیا ہو تو پھر وہاں سے باہر نہ جاؤ''۔ 17

حضرت سیّدنا قطن بن قبیصہ رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں' سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پرندوں کے ذریعے فال لینا' لکیریں کھینچ کر فال لینا اور بدشگونی لینا جادو کی اَقسام ہیں''۔ 18

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' شفیع اُمّت رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدشگونی لینا شرک ہے' آپ ﷺ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا' اور ہم میں سے اگر کسی کے دِل میں یہ خیال آتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) توکل کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے''۔ 19

صدمہ

جامعہ یوسفیہ برائے طلباء کے اُستاذ الحدیث مفتی محمد آصف یوسفی کے نانا جان جناب ولی محمد یوسفی 2 محرم الحرام بمطابق 23 اگست 2020ء بروز ہفتہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جن کی نماز جنازہ اُستاذ الحدیث مفتی محمد آصف یوسفی نے پڑھائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں 1 بیوہ' 4 بیٹے اور 5 بیٹیاں چھوڑیں۔

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اِشاعت دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب اور ادارہ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور کے کارکنان مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دُعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

16 مسند احمد حدیث 7736' سنن ترمذی حدیث 2446' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 7604' مستدرک حاکم حدیث 8721' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 180/19۔ 17 مسند احمد حدیث 7767۔ 18 مشکوٰۃ حدیث 4583۔ 19 مشکوٰۃ حدیث 4584۔

صحابہ کرام اور اہل بیت اَطہار رضی اللہ عنہم کی گستاخی فساد فی الارض ہے

ازقلم: مولانا محمد افتخار الحسن (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ لاہور)

صحابہ کرام اور اہل بیت اَطہار رضی اللہ عنہم کی عظمت وشان کا بیان درج ذیل آیاتِ مبارکہ میں ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم اِرشاد فرماتا ہے: وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى [1] "اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب کے ساتھ بھلائی کا وعدہ فرمایا"۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (البقرۃ:129) "اے اللہ (جَلَّ جلالک!) ہمارے بھیج اِن میں ایک رسول اِنہیں میں سے کہ اِن پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور اِنہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا"۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (البقرۃ:137) "پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں تو اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) عنقریب اللہ (عزوجل) اُن کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے سنتا جانتا"۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (البقرۃ:218) "وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ (جَلَّ جلالہٗ) کے لئے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ اِلٰہی کے اُمیدوار ہیں اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے"۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ (آل عمران: 155) "بیشک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں انہیں شیطان ہی نے لغزش دی اُن کے بعض اعمال کے باعث اور بیشک اللہ (جَلَّ جلالہٗ) نے انہیں معاف فرمادیا' بیشک اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) بخشنے والا حلم والا ہے"۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ (النساء:3) "اور اگر تمہیں اَندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں اِنصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو"۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ (النسآء:54) "یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ (عزوجل) نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو ہم نے تو ابراہیم (علیہ السلام) کی اَولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا"۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ

[1] سورۃ الحدید:10' سورۃ النسآء:95۔

اَنۡفُسِهِمۡ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِيۡنَ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ عَلَى الۡقٰعِدِيۡنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِيۡنَ عَلَى الۡقٰعِدِيۡنَ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۙ (النسآء:95) ''برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ (جل جلالہ) نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ (عزوجل) نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے''۔

وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَ مِيۡثَاقَهُ الَّذِىۡ وَاثَقَكُمۡ بِهٖۤ ۙ اِذۡ قُلۡتُمۡ سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۞ (المائدۃ:7) ''اور یاد کرو اللہ (جل جلالہ) کا اِحسان اپنے اوپر اور وہ عہد جو اُس نے تم سے لیا جبکہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سے ڈرو بیشک اللہ (عزوجل) دِلوں کی بات جانتا ہے''۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَهُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَ مَغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۚ (الانفال:4) ''یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی''۔

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَ اَنۡتَ فِيۡهِمۡ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَ هُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ۞ (الانفال:33) ''اور اللہ (جل جلالہ) کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ اُن میں تشریف فرما ہیں اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں''۔

لَقَدۡ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِىِّ وَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۙ (التوبۃ:117) ''بیشک اللہ (عزوجل) کی رحمتیں متوجہ ہوئیں اُن غیب کی خبریں بتانے والے اور اُن مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں اُن کا ساتھ دیا بعد اِس کے کہ قریب تھا کہ اُن میں کچھ لوگوں کے دِل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے''۔

لِّيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۞ (السبا:4) ''تاکہ صلہ دے اُنہیں جو اِیمان لائے اور اَچھے کام کئے یہ ہیں جن کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی''۔

وَ قِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ ۙ (الصافات:24) ''اور اُنہیں ٹھہراؤ اُن سے پوچھنا ہے''۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ تَرٰٮهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا ۚ سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰٮةِ ۛ ۖۚ وَ مَثَلُهُمۡ فِى الۡاِنۡجِيۡلِ ۛ ۚ كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَـغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۞ (الفتح:29) ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (جل جلالہ) کے (پیارے محبوب آخری) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، اور اُن کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کا فضل و رضا چاہتے، اُن کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ اُن کی صفت توریت میں ہے، اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اُس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر مضبوط ہوئی پھر

اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دِل جلیں، اللہ (عزوجل) نے وعدہ کیا اُن سے جو اُن میں اِیمان اور اَچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا''۔

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ (الحجرات:7) ''اور جان لو کہ تم میں اللہ (جل جلالہ) کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں (اور تمہاری رائے کے مطابق حکم فرمادیں) تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے تمہیں اِیمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دِلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی، اَیسے ہی لوگ راہ پر ہیں''۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ قف وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ (الحشر:9)

''اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو اُن کی طرف ہجرت کرکے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کو جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر اُن کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں''۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (الجمعۃ:3) ''اوران میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں، جو ان اگلوں سے نہ ملے اور وہی عزت وحکمت والا ہے''۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ○ (البینۃ:8)

''ان کا صلہ ان کے رب (عزوجل) کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں، اللہ (جل جلالہ) اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے رب (سبحانہ وتعالیٰ) سے ڈرے''۔

اِن تمام آیاتِ مبارکہ میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی کبھی کسی، کبھی کسی پہلو سے عظمت کا بیان ہے۔

درج ذیل آیاتِ مبارکہ میں اہل بیتِ اَطہار (رضی اللہ عنہم) کی عظمت و شان کا بیان ہے۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○ (آل عمران:61)

''پھر اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو علم آچکا تو ان سے فرمادیں آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں، پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ (عزوجل) کی لعنت ڈالیں''۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (الانفال:33) ''اور اللہ (جل جلالہ) کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ اُن میں تشریف فرما ہیں اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں''۔

وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ

الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ (الاحزاب:33) ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ (عزوجل) اور اُس کے رسول (ﷺ) کا حکم مانو اللہ (جل جلالہ) تو یہی چاہتا ہے اے نبی (ﷺ) کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے''۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۙ (الصافات:24) ''اور اُنہیں ٹھہراؤ اُن سے پوچھنا ہے''۔

اَحادیث نبویہ سے عظمت وشانِ صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم:

(1) حضرت سیّدنا عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے اَصحاب کے بارے میں اللہ (عزوجل) سے ڈرو میرے بعد ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا جس نے اُن سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی جس نے اُن سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا جس نے اُن کو اَذیت دی اُس نے مجھے اَذیت دی جس نے مجھے اَذیت دی اُس نے اللہ (جل جلالہ) کو اَذیت دی جس نے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کو اَذیت دی قریب ہے کہ اللہ (عزوجل) اُسے اپنی گرفت میں لے''۔ 2

شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے صحابہ کو گالی نہ دو' بُرا نہ کہو جس نے اُن کو بُرا کہا اُس پر اللہ (جل جلالہ) اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ (جل جلالہ) ایسے بندے کی کوئی فرضی نفلی عبادت قبول نہیں فرماتا''۔ 3

''میرے اَصحاب کو بُرا نہ کہو آخر زمانہ میں ایک اَیسی قوم آئے گی جو میرے اَصحاب کو سب وشتم کرے گی تم اُن کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اُن کے ساتھ نکاح نہ کرنا اُن کے ساتھ مجلس نہ کرنا اگر بیمار ہو تو اُن کی عیادت نہ کرنا''۔

خاتون جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اِرشاد فرمایا: اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَآ اٰذَاهَا 4 ''(حضرت سیّدہ) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرے جگر کا پارہ ہے جو چیز اُن کو اَذیت دیتی ہے وہ مجھے اَذیت دیتی ہے''۔

اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ 5 ''(حضرت) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جنت کی عورتوں کی سردار ہیں''۔

نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں اِرشاد فرمایا:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اَصحاب کو گالی مت دو اگر تم میں سے کوئی (یعنی غیر صحابی) اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ میرے صحابی کے ایک مُد یا نصف مُد (غلہ) کے برابر بھی نہیں ہوسکتا''۔ 6

حضرت سیّدنا سَہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ہمارے پاس (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ

---

2 الشفاء جلد2 ص 183' سنن ترمذی حدیث 3862' جامع الصغیر للسیوطی حدیث 1442' جامع الاحادیث حدیث 4773' جامع الاصول للجزری حدیث 6363' شعب الایمان حدیث 1511' فضائل الصحابہ احمد بن حنبل جز2 ص1' کنز العمال حدیث 32483' مسند احمد حدیث 20578۔ 3 الشفاء جلد2 ص 183' کنز العمال حدیث 32545' معجم الاوسط للطبرانی جز6 ص4' معجم الکبیر جز12 ص 133' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 16452' سنن ابی داؤد حدیث 5116' بخاری حدیث 6374' مسلم حدیث 3396۔ 4 الشفاء جلد2 ص 184' سنن ترمذی حدیث 3869' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 613' جامع الکبیر حدیث 3050' صحیح مسلم حدیث 2449' کنز العمال حدیث 34215۔ 5 بخاری جلد1 ص 512' سنن ترمذی حدیث 3781' حلیۃ الاولیاء حدیث 211/4' البدایہ والنہایہ حدیث 208/8' مسند احمد حدیث 11636' صحیح ابن حبان حدیث 6959۔ 6 بخاری جلد1 ص 518' سنن ترمذی حدیث 3861' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 8308' جامع الکبیر حدیث 517' سنن ابی داؤد حدیث 4660' کنز العمال حدیث 32543۔

تشریف لائے اور اُس وقت ہم مدینہ منورہ کے گرد خندق کھود رہے تھے اور اپنی پشت پر مٹی ڈھو رہے تھے'' تو (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ (جَلَّ جَلالک!) زندگی تو اَصل میں آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے''۔

نیز ایام علالت میں اَنصار کے بارے میں اِرشاد فرمایا: ''میں تمہیں اَنصار کے بارے میں وصیت فرماتا ہوں وہ تو میرے جان وجگر ہیں اُن پر (جو میرا) حق تھا وہ اَدا کر چکے اَب اِن کا حق (بہشت ملنا) باقی ہے اِن میں جو کوئی نیک ہو اُس کی قدر کرنا اور جو اِن میں (بظاہر) بُرا ہو اُس کے قصور سے درگزر کرنا''۔

اِن تمام آیاتِ مبارکہ اور اَحادیثِ مبارکہ کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے کے بعد ہم اپنے اَصل مدعا کی طرف آتے ہیں کہ آزادی اِظہارِ رائے کی آڑ میں کسی مقدس ہستی کی ذات پر کیچڑ اُچھالنا کیا روا ہے؟

کیا کسی کے احساسِ عقیدت کو ٹھیس پہنچانا کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا تہذیب' اخلاق اور انسانیت کے دائرے میں آتا ہے؟

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں چند شرپسند عناصر آئے دن کسی نہ کسی مقدس ہستی کا مذاق اُڑا کر اپنے جذبات کو جھوٹی تسکین پہنچاتے ہیں مگر اُن کو معلوم نہیں کہ اُن کی اِس نازیبا حرکت سے کروڑوں مسلمانوں کی دِل آزاری ہوئی اور جذباتِ عقیدت مجروح ہوئے یوں وہ اس نازیبا حرکت کی وجہ سے **فساد فی الارض** کے مرتکب ہوئے اِسلام کی روشن تاریخ میں اَیسے عناصر جب بھی مقدس ہستیوں کو اپنی جھوٹی خواہشات کا نشانہ بناتے ہیں تو پھر کوئی نہ کوئی مسلمان ان عظیم ہستیوں اور اپنے محسنین کا بدلہ لینے کے لئے میدانِ عمل میں اُتر کر ان کو کیفرِ کردار تک پہنچاتا رہا اس معاشرے میں اَمن وامان کی صورتِ حال کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اِن بے لگاموں کو تہذیب واَخلاق کی لگام دی جائے اور کسی بھی مقدس ہستی پر کیچڑ اُچھالنے والے کو پناہ کی بجائے کڑی سے کڑی سزا دی جائے تاکہ پھر کسی بدبخت کو اِس طرح کی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو اور معاشرے کا اَمن واَمان تباہ نہ ہو اَیسے شرپسند عناصر کو شروع ہی سے تہذیب وتمدن کا راستہ دکھایا جاتا تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ اِن مقدس ہستیوں کی عزت و ناموس پر جب بھی کسی بدبخت نے حملہ کیا پھر کیا ہوا احتجاج ہوا' روڈ بلاک ہوئے معاشرے میں بداَمنی پھیلی' قتل وغارت گری کا بازار گرم ہوا' ہزاروں اِنسانوں کو ذہنی اِنتشار کا سامنا کرنا پڑا بالآخر اَیسے بدکردار بدنصیب کیفرِ کردار تک پہنچے تو اَمن کی فضاء پیدا ہوئی اور معاشرے نے سکھ کا سانس لیا ہم اَربابِ حِل وعقد اور حکومتی ذمہ داران سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جے۔آئی۔ٹی (JIT) بنائی جائے اور اَمن کی فضاء قائم رکھنے کے لئے شرپسند عناصر پر کڑی نظر رکھی جائے اور ان کا محاسبہ کیا جائے اور مقدس ہستیوں کی عزت وناموس کا خیال رکھا جائے اور ملوث اَفراد کو قانونی کٹہرے میں لا کر آئینی سزا دی جائے۔

بسم اللہ شریف کی برکات
تالیف
پیر طریقت رہبر شریعت حضرت
علامہ مولانا منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ
ہدیہ 100 روپے
ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ
A-977 بلاک B-III' گجرپورہ' چائنہ سکیم لاہور
0300-4274936

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد
اینڈ سنز

شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

دوکان نمبر 3-A نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko®
Seiko
ISO-9002

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹرسائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹوٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

Genuine Parts ہینو جینیئن پارٹس
HINO

ہمیشہ ہینو جینیئن پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز

82- بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء

ہدیہ 200 روپے

تالیف: پیر طریقت رہبر شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کے حوالے سے یہ کتاب مستطاب ترتیب نو کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اِس کتاب میں ایک نئی چیز یہ ہے کہ ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کے سلسلہ میں جتنے سوالات ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں یا ہوں گے اُن سب کے عام فہم مگر مدلل جوابات آپ کو ملیں گے اور ہر بات با حوالہ ہے۔

پیر طریقت رہبر شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید و منزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت و تبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید و سُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ

پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431

دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173

فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندر روڈ لاہور

تین کی برکات

ازقلم: پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، صوفی باصفا، حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خلیل احمد یوسفی (ایم۔فل)

تین میں سے دو سرگوشی نہ کریں:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو ایک دوسرے سے سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ، اس کے لئے یہ طرزِ عمل اس (تیسرے شخص) کو غم میں مبتلا کر دے گا“۔ 1 (بدگمانی کا سبب بھی یہی عمل بنتا ہے)

تین بیٹیوں یا بہنوں کا کفیل:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے (دسترخوان) میں شریک کرتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) اُس کے لئے لازمی طور پر جنت واجب کر دیتا ہے، بشرطیکہ اُس نے کوئی ناقابلِ معافی گناہ نہ کیا ہو اور جو شخص تین بیٹیوں یا اِتنی ہی بہنوں کی کفالت کرتا ہے اور اُن کی اَچھی تربیت کرتا ہے، اُن پر رحم کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اُن کی تمام ضرورتیں پوری کر دیتا ہے تو اللہ (جل جلالہ) اُس شخص کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔ کسی آدمی نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا دو (کی کفالت کرنے والا) بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ بھی۔ حتیٰ کہ اگر وہ عرض کرتے، کیا ایک بھی؟ آپ ﷺ فرمادیتے: ایک بھی۔ اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) جس شخص کی دو عمدہ چیزیں سلب کر لے تو اُس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) دو عمدہ چیزوں سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کی دو آنکھیں“۔ 2

تین مرتبہ فرمایا اَچھے بُرے لوگوں کی پہچان:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”(نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ چند اَیسے لوگوں کے پاس، کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے تو فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے بُرے اور اَچھے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ راوی فرماتے ہیں، وہ خاموش رہے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ اَیسے فرمایا، تو ایک آدمی نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیوں نہیں، آپ ﷺ ہمارے بُرے میں سے بہتر کے متعلق ہمیں ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع کی جائے اور اُس کے شر سے اَمن ہو جبکہ تم میں سے بُرا وہ ہے جس سے خیر کی توقع نہ کی جائے اور اُس کے شر سے اَمن نہ ہو“۔ 3

تین دن سے زیادہ ترکِ تعلق جائز نہیں:

حضرت سیّدنا ابو ایوب اَنصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد ترکِ تعلقات کرے، دونوں ملتے ہیں تو وہ اِس سے اعراض کرتا ہے اور وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور اُن دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرتا ہے“۔ 4

1 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4965، بخاری حدیث نمبر 629، مسلم حدیث نمبر 5696، مرقاۃ جلد 9 ص 178، ترمذی حدیث نمبر 2825، دارمی جلد 2 ص 317 حدیث نمبر 842۔ 2 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4975، شرح السنۃ جلد ص، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ص، مرقاۃ جلد 9 ص 186، ترمذی حدیث نمبر 1917۔ 3 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4993، ترمذی حدیث نمبر 2263، البیہقی حدیث نمبر 11268، مسند احمد جلد 2 ص 368، مرقاۃ جلد 9 ص 201۔ 4 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5027-5034، بخاری حدیث نمبر 6077، ابوداؤد حدیث نمبر 4916، مسلم حدیث نمبر 6532، مرقاۃ جلد 9 ص 238-233، ترمذی حدیث نمبر 2023، مسند احمد جلد 2 ص 268۔

ناراضگی میں فوت ہونے والا جہنمی ہے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد ترکِ تعلق کرے' جس شخص نے تین دن سے زائد ترکِ تعلق توڑے رکھا اور وہ (اِسی حالت میں) فوت ہو گیا تو وہ جہنم میں جائے گا''۔ 5

ناراض کو سلام کرنا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن سے تین دن سے زائد ترکِ ملاقات کرے' جب تین دن گزر جائیں تو اُسے چاہیے کہ وہ اُس سے ملاقات کرے اور اُسے سلام کرے' اگر اُس نے سلام کا جواب دے دیا تو وہ دونوں اَجر میں شریک ہیں' اور اگر وہ سلام کا جواب نہ دے تو وہی شخص گناہ گار ہو گا جبکہ سلام کرنے والا ترکِ ملاقات کے زمرے سے نکل جائے گا''۔ 6

تین مجالس کی گفتگو:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین مجالس (جہاں) ناحق قتل کرنے یا زنا کرنے یا ناحق مال حاصل کرنے کے متعلق باتیں ہو رہی ہوں' کے علاوہ مجالس (کی باتیں) اَمانت ہوتی ہیں''۔ 7

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سبّ وشتم:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''کسی آدمی نے (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کو سبّ وشتم' جبکہ (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے' آپ ﷺ تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے' جب اُس نے زیادہ بدتمیزی کی تو (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے اُس کی کسی بات کا جواب دیا اس پر (سیّدِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ناراض ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) آپ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) وہ مجھے سبّ وشتم کئے جا رہا تھا جبکہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے' جب میں نے اُس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ ﷺ ناراض ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اُسے جواب دے رہا تھا اور جب تم نے اُسے جواب دیا تو شیطان واقع ہو گیا۔ پھر فرمایا: ابوبکر! تین چیزیں مکمل طور پر حق ہیں' جس شخص کی حق تلفی کی جائے اور وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) کی خاطر اُس سے چشم پوشی کرتا ہے تو اُس کے بدلے میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اُسے قوت و نصرت عطا فرماتا ہے' جو شخص صلہ رحمی کی خاطر عطیہ دیتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ و تعالیٰ) اُس کے بدلے میں اُسے زیادہ عطا فرماتا ہے اور جو شخص کثرت (مال) کی خاطر دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) مزید قلت فرما دیتا ہے''۔ 8

تین آدمیوں سے کلام نہیں:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی اَیسے ہیں جن سے اللہ (عزوجل) قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا

5 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5035' مسند احمد جلد 2 ص 392' ابوداؤد حدیث نمبر 4915' مرقاۃ جلد 9 ص 238' مسند احمد جلد 4 ص 200۔ 6 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5037' مرقاۃ جلد 9 ص 239' ابوداؤد حدیث نمبر 4912۔ 7 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5063' مرقاۃ جلد 9 ص 260' ابوداؤد حدیث نمبر 4869' ترمذی حدیث نمبر 1959' مسند احمد جلد 3 ص 342۔ 8 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5102' مرقاۃ جلد 9 ص 289' ابوداؤد حدیث نمبر 4897' مسند احمد جلد 2 ص 436 حدیث نمبر 9622۔

اور نہ اُنہیں پاک فرمائے گا۔ ایک روایت میں ہے‘ اور نہ ہی اُن کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور اُن کے لئے دَردناک عذاب ہوگا‘ (1) بوڑھا زانی‘ (2) جھوٹا بادشاہ اور (3) متکبر فقیر“۔ 9

تین چیزیں باعث نجات:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں باعثِ نجات ہیں اور تین چیزیں باعثِ ہلاکت ہیں۔ باعثِ نجات چیزیں یہ ہیں‘ (1) ظاہر و باطن میں اللہ (جل جلالہ) کا تقویٰ اِختیار کرنا‘ (2) رضا و ناراضی میں حق بات کرنا‘ اور (3) تونگری و محتاجی میں میانہ روی اِختیار کرنا۔ اور باعثِ ہلاکت چیزیں یہ ہیں: (1) خواہشات کی اتباع‘ (2) بخیل ہونا اور (3) اِنسان کی خود پسندی اور یہ اُن سب سے زیادہ مہلک ہے“۔ 10

اَعمال نامے تین قسم کے ہیں:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے‘ فرماتی ہیں‘ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اَعمال نامے تین قسم کے ہیں: (1) وہ اَعمال نامہ جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) معاف نہیں فرمائے گا‘ وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ) کے ساتھ شریک کرنا ہے‘ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) فرماتا ہے‘ بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) معاف نہیں کرتا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ (2) وہ اَعمال نامہ ہے جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ) نہیں چھوڑے گا‘ وہ ہے بندوں کا آپس میں ظلم کرنا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں اور (3) وہ اَعمال نامہ ہے جس کی اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) پرواہ نہیں کرے گا‘ وہ ہے بندوں کا اپنے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) کے درمیان ظلم کرنا‘ یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ) کے سپرد ہے‘ اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے دے اور اگر چاہے تو اس سے درگزر فرمائے“۔ 11

کون سا مال اپنا ہے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ کہتا ہے میرا مال‘ میرا مال‘ حالانکہ اُس کا مال فقط تین صورتوں میں ہے جو اُس نے کھا کر ختم کر دیا‘ یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا (اللہ عزوجل کی راہ میں) دے کر ذخیرہ کر لیا‘ اور جو ان کے علاوہ ہے وہ تو اسے لوگوں کے لئے چھوڑ کر جانے والا ہے“۔ 12

میّت کے ساتھ تین قسم کے لوگ جاتے ہیں:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میّت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں‘ اُن میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک اُس کے ساتھ باقی رہتی ہے‘ (1) اُس کے گھر والے‘ (2) اُس کا مال اور (3) اُس کے اَعمال اُس کے ساتھ جاتے ہیں‘ اُس کے گھر والے اور اُس کا مال واپس آ جاتے ہیں اور اُس کے اَعمال (اُس کے ساتھ) باقی رہ جاتے ہیں“۔ 13

تین حقوقِ اِنسان:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اِنسان کو اِن تین چیزوں کے سوا کسی چیز کا حق نہیں‘ (1) رہائش کے لئے گھر‘ (2) ستر ڈھانپنے کے لئے کپڑے

9 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5109‘ مسلم حدیث نمبر 296‘ ابوداؤد حدیث نمبر 3475‘ ترمذی حدیث نمبر 1595‘ نسائی حدیث نمبر 4458‘ مرقاۃ جلد 9 ص 296‘ ابن ماجہ حدیث نمبر 2207‘ مسند احمد جلد 2 ص 480۔ 10 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5122‘ البیہقی حدیث نمبر 7252‘ مرقاۃ جلد 9 ص 309۔ 11 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5133‘ مستدرک حاکم جلد 4 حدیث نمبر 575‘ البیہقی حدیث نمبر 7473‘ مرقاۃ جلد 9 ص 320‘ مسند احمد جلد 6 ص 240 حدیث نمبر 2655۔ 12 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5166‘ مسلم حدیث نمبر 7422‘ مرقاۃ جلد 9 ص 363‘ ترمذی حدیث نمبر 2343‘ نسائی حدیث نمبر 3613‘ مسند احمد جلد 2 ص 368۔ 13 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5167‘ بخاری حدیث نمبر 6514‘ مسلم حدیث نمبر 7427‘ مرقاۃ جلد 9 ص 365۔

اور (3) روٹی پانی''۔ 14

تین مرتبہ دعوی محبت:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک شخص (راحۃ العاشقین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو؟ اُس نے عرض کیا' اللہ (جل جلالہ) کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں' اُس نے تین مرتبہ عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو پھر فقر و فاقہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ڈھال تیار رکھو کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو اس کی طرف فقر سیلاب کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے''۔ 15

تین آدمی حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے:

حضرت سیّدنا ابو عبدالرحمٰن بن حبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا' اُن سے ایک شخص نے سوال کیا: ''کیا ہم مہاجر فقرا میں سے نہیں؟ (حضرت سیّدنا عبداللہ (رضی اللہ عنہ) نے اُسے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم رات بسر کرتے ہو؟ اُس نے عرض کیا' جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: کیا تیرے رہنے کے لئے گھر ہے؟ اُس نے عرض کیا' جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: تم تو مال داروں میں سے ہو' اُس نے عرض کیا' میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے' اُنہوں نے فرمایا: تم تو بادشاہ ہو' (حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) نے کہا' تین آدمی (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے' میں اُس وقت اُن کے پاس تھا' اُنہوں نے کہا: ابو محمد! اللہ (عزوجل) کی قسم! ہمارے پاس کچھ بھی نہیں' کوئی خرچہ ہے نہ سواری اور نہ ہی ساز و سامان' اُنہوں نے اُنہیں فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کچھ چاہو تو تم ہمارے پاس آنا' اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے تمہارے لئے جو میسر فرمایا وہ ہم تمہیں عطا کریں گے اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ سے ذکر کریں گے؟ اور اگر تم چاہو تو صبر کرو' کیونکہ میں نے (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' مہاجر فقراء قیامت کے دن مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ اُنہوں نے کہا' ہم صبر کرتے ہیں اور ہم کوئی چیز نہیں مانگیں گے''۔ 16

تین خصلتوں پر قسم:

حضرت سیّدنا ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: میں تین باتوں پر قسم کھاتا ہوں اور میں تم لوگوں سے ایک بات بیان کر رہا ہوں جسے یاد رکھو' (1) کسی بندے کے مال میں صدقہ دینے سے کوئی کمی نہیں آتی' (2) کسی بندے پر کسی قسم کا ظلم ہو اور اُس پر وہ صبر کرے تو اللہ (جل جلالہ) اس کی عزت کو بڑھا دیتا ہے' اور (3) اگر کوئی شخص پہننے کے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ (عزوجل) اس کے لئے فقر و محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (یا اسی کے ہم معنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اور کلمہ فرمایا)۔ اور تم لوگوں سے ایک اور بات بیان کر رہا ہوں اسے بھی اَچھی طرح یاد رکھو' یہ دُنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے ہے: (1) ایک بندہ وہ ہے جسے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے مال اور علم کی دولت دی' وہ اپنے رب (جل جلالہ) سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں ڈرتا ہے اور اس مال کے ذریعے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں سے اللہ (عزوجل) کے حقوق کی اَدائیگی کا بھی خیال رکھتا ہے اَیسے بندے کا درجہ سب درجوں سے بہتر ہے۔ (2) ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے علم دیا' لیکن مال و دولت سے اسے محروم رکھا پھر بھی اس کی نیت سچی ہے اور وہ کہتا ہے کہ کاش میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں اس شخص کی طرح عمل کرتا لہٰذا اسے اس کی سچی نیت کی وجہ سے پہلے شخص کی طرح اَجر برابر ملے گا' (3) ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ (جل جلالہ) نے مال و دولت سے نوازا لیکن اُسے علم سے محروم رکھا وہ

14 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5186' مرقاۃ حدیث 5186' ترمذی حدیث نمبر 2341۔ 15 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5252' مرقاۃ حدیث 5252' ترمذی حدیث نمبر 2352۔ 16 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5257' مسلم حدیث نمبر 7463' مرقاۃ حدیث 5257۔

اپنے مال میں غلط روش اِختیار کرتا ہے' اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے رب (عزوجل) سے نہیں ڈرتا' نہ ہی صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس مال میں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے حق کا خیال رکھتا ہے تو اَیسے شخص کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے اور (4) ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ (جل جلالہ) نے مال و دولت اور علم دونوں سے محروم رکھا' وہ کہتا ہے کاش میرے پاس مال ہوتا تو فلاں کی طرح میں بھی عمل کرتا (یعنی بُرے کاموں میں مال خرچ کرتا) تو اس کی نیت کا وبال اسے ملے گا اور دونوں کا عذاب اور گناہ برابر ہوگا''۔ 17

بنو عذرہ کے تین آدمیوں نے اِسلام قبول کیا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے راویت ہے' فرماتے ہیں: ''بنو عذرہ کے تین آدمی (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے اِسلام قبول کرلیا' (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو اِن کے (کھانے پینے کی) مجھ سے ذمہ داری اُٹھالے؟ (حضرت سیّدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' میں۔ چنانچہ وہ (تینوں) انہیں کے پاس تھے کہ (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا تو ان میں سے ایک اس لشکر کے ساتھ ہوگیا اور وہ شہید ہوگیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا تو دوسرا شخص اس کے ساتھ گیا تو وہ بھی شہید ہوگیا' پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر فوت ہوگیا' راوی بیان فرماتے ہیں' (حضرت سیّدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے (خواب میں) تینوں کو جنت میں دیکھا اور بستر پر وفات پانے والے کو ان کے آگے دیکھا' جو بعد میں شہید ہوا تھا وہ اس کے ساتھ تھا جبکہ پہلے شہید ہونے والا شخص اس دوسرے (شہید) کے ساتھ تھا' چنانچہ اس سے مجھے اَشکال پیدا ہوا تو میں نے (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس سے کون سی چیز عجیب لگی؟ اللہ (عزوجل) کے ہاں اس مومن سے اَفضل کوئی شخص نہیں جسے اِسلام میں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی تسبیح وتکبیر اور تہلیل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کے لئے طویل عمر دی جائے''۔ 18

17 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5287' ترمذی حدیث نمبر 2325' مسند احمد جلد 4 ص 236۔ 18 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5293' مرقاۃ حدیث 5293' مسند احمد جلد 1 ص 163' مسند ابو یعلی حدیث نمبر 694' مسند بزار حدیث نمبر 954۔

پروپرائیٹر: شہباز علی
0304-7863310
مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔
ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔

شہباز واشنگ مشین ایںڈ ریپئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف المار ی دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب
نیز پرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

نعرہ تکبیر کی برکت:

8 ستمبر کو جب ہندوستانی مکاری سے چونڈہ (سیالکوٹ) کے قریب پہنچ گئے تو میجر محمد حسین ملک کی ڈیوٹی لگی کہ وہ ٹینکوں کی مدد سے دشمن پر جوابی حملہ کر کے اُسے پسپا کر دیں میجر ملک اور اُن کے بہادر ساتھی اِشارہ پاتے ہی دشمن پر ٹوٹ پڑے اور اُسے پیچھے دھکیل دیا۔ یہ معرکہ گرم تھا کہ اِتفاق سے میجر ملک اور اُن کے ساتھی دشمن کے ٹینکوں میں گھس گئے میجر ملک نے پوری آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا ہندوستانی سپاہی نعرۂ تکبیر سے گھبرا گئے اور اپنے مضبوط مورچوں اور ٹینکوں سے نکل کر بھاگ کھڑے ہوئے اور اپنے ٹینک اور بے شمار لاشوں کے علاوہ اپنا آپریشن آرڈر میدانِ جنگ میں چھوڑ گئے جو بعد میں ہمارے فوجیوں کے بہت کام آیا۔

نعرۂ رسالت کی برکت:

روزنامہ جنگ راولپنڈی 12 اکتوبر 1965ء کی اِشاعت میں رقم طراز ہے کہ: پاکستانی فوج نے یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اور یاعلی (رضی اللہ تعالیٰ عنک) کے نعرے لگاتے ہوئے بھارتی ٹڈی دَل فوج کو بُری طرح شکست دی۔ اِس معرکہ میں نبی آخرالزماں ﷺ اور حضرت سیّدنا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ مجاہدین کے سروں پر موجود تھے' 12 سو میل لمبے محاذ پر سبز کپڑوں والے مجاہد سفید لباس میں ایک بزرگ اور گھوڑے پر سوار ایک جری (بہادر سپاہی) دیکھے گئے۔ چونڈہ کے نزدیک ایک نورانی خاندان کو مجاہدین کی اِمداد کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

سرگودھا کے ہوائی اَڈے پر ایک بزرگ کو اپنی جھولی میں بم لیتے ہوئے دیکھا گیا۔ لاہور' ظفروال' چونڈہ اور سیالکوٹ میں اکثر غازیوں کو شاباش دی گئی اور بعض مقامات پر یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اور یاعلی (رضی اللہ عنہ) کے نعرے سنے گئے۔ مختلف محاذوں سے اُن محیر العقول اور اِیمان افروز کرشموں کی اِطلاعات ملتی رہی ہیں۔ اِن کرشموں اور محیر العقول واقعات کا اِعتراف مسلمان جوانوں' مجاہدین' شہریوں کے علاوہ بھارت کے جنگی قیدیوں نے بھی کیا ہے۔

حیرت انگیز لشکرِ اِسلامی کی مدد:

بریگیڈیئر عبدالعلی کا بیان ہے کہ چونڈہ کے محاذ کے قیدیوں نے اِنکشاف کیا کہ اُنہیں رات کو میدانِ جنگ میں اِسلامی لشکر نظر آتا تھا جو ہاتھوں میں برہنہ تلواریں لئے ہم پر ٹوٹ پڑتا تھا اور اُن کی تلواروں سے آگ کے شعلے برستے تھے۔ اِس حیرت اَنگیز اِسلامی لشکر میں بعض سپاہی گھوڑوں پر سوار ہوتے اور بعض پیدل۔ ہمیں سب سے زیادہ نقصان اُس پُر اِسرار فوج نے پہنچایا' جس پر نہ ہمارے گولے اثر اَنداز ہوتے نہ ٹینک وغیرہ۔ [4]

نامعلوم ہتھیار:

مولانا محمد افسر الحق جو علی گڑھ کے سند یافتہ ہیں جنگ کے دنوں میں دہلی میں تھے۔ اُن کی ڈیوٹی دورانِ جنگ زخمی فوجیوں کے جنرل کیمپ پر لگا دی گئی۔ اُن کا بیان ہے کہ دہلی ریلوے اسٹیشن پر ایک دن میں ڈیڑھ سو سے زائد ریل گاڑیاں زخمیوں سے بھری ہوئی آئیں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اکثر زخمیوں کے دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں یا ایک طرف کا بازو اور دوسری طرف کی ٹانگ کٹی ہوئی ہوتی تھیں جیسے تلوار سے کاٹی گئی ہوں جو فوجی زخمی ہوش میں آجاتے یا بچ جاتے وہ اپنے زخمی ہونے کے متعلق صرف اتنا بتاتے کہ پاکستان نے کوئی نامعلوم ہتھیار اِس قسم کا ایجاد کیا ہے جس سے بازو اور ٹانگیں کٹ جاتی ہیں اور باقی جسم بچا رہتا ہے۔

سفید ریش بزرگ:

ایک محاذ پر توپوں کے دھانے کھلے تھے' بیسویں صدی کے بھارتی بھیڑیے گولہ باری کر رہے تھے پاکستانی مجاہد جوابی کارروائی

4. ماہنامہ خاتون پاکستان جنوری 1966ء۔

1965ء کی جنگ میں روحانی نصرت

ازقلم: کنیز فاطمہ یوسف (پرنسپل جامعہ یوسفیہ دارِ جمیلہ)

اَقوام وملت کی زندگی میں کچھ دن بڑی اَہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اُن اَیام کی وجہ سے قوموں کی تاریخ نہایت درخشندہ و تابندہ حیثیت رکھتی ہے۔ اِسی طرح پاکستانی قوم کے لئے 6 ستمبر کا دن بڑا اَہم دن ہے۔ اِس دن کو ہم یومِ دفاع کے طور پر مناتے ہیں۔ اِس دن انڈیا نے پاکستان پر حملہ کر دیا تھا تو مسلمانانِ پاکستان کی غیرتِ اِیمانی جوش میں آگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہماری پاک فوج اور عوام نے اِس موقع پر دشمن کو اَیسا دندان شکن جواب دیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ بھارتی فوج کا اِرادہ تو یہ تھا کہ وہ پاکستان کو شکست دے کر اَگلے روز صبح کا ناشتہ لاہور میں کرے گی لیکن پاکستان کی بہادر اَفواج نے بھارتی اَفواج کو شکست کا اَیسا ناشتہ کرایا کہ بھارتی فوج آج تک اُس کا ذائقہ نہیں بھول پائی۔ دشمنانِ وطن کو شکستِ فاش دے کر یہ پیغام دیا کہ:

ثبوت دیں گے وفا کا یوں اِشتباہِ غلط
ملا کے خاک میں رکھ دیں گے ہر سپاہِ غلط
بربِ کعبہ ہم آنکھیں نکال چھوڑیں گے
اُٹھی جو ملک کی جانب کوئی نگاہِ غلط

6 ستمبر 1965ء کو صرف پاک بھارت جنگ نہیں تھی بلکہ کفر و اِسلام کے مابین عظیم معرکہ تھا۔ اَفواجِ پاکستان کے شانہ بشانہ پاکستان کی بہادر عوام نے جنگ کی دہشت و وحشت کو ایک کھیل گردان کر جس بے جگری کا مظاہرہ کیا وہ ہماری تاریخ کا درخشندہ باب ہے۔ مگر فتح ہوئی تو نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور نعرۂ رِسالت یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کی برکت سے اور سرکارِ کائنات (ﷺ) اور اَولیائے کاملین کی نصرت سے۔ اِس پر 1965ء کے اخبارات و رسائل شاہد ہیں۔ حضرت علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''پیر پیغمبر چھ ستمبر'' میں اَخبارات و رسائل سے اُن واقعات کو نقل کیا ہے۔ چند واقعات اور اقتباسات درج ذیل ہیں:

میجر شفقت بلوچ بیان کرتے ہیں کہ ''ہم دشمن کے مقابلے میں آئے تو ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے سروں پر اللہ جل جلالہ کا ہاتھ (دستِ قدرت) ہے ہم ایک گولی چلاتے تھے لیکن اُس سے دس دشمن ہلاک ہوتے تھے۔ اِس سے ہمارے حوصلے بلند ہوگئے ہمارے عزائم میں نئی روح آگئی اور دشمن کو ملیا میٹ کرنا ہمارے لئے قطعی طور پر مشکل نہ رہا''۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! یہ بالکل وہی کیفیت تھی جو غزوۂ بدر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ پیش آئی۔

''حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان اُس دن کافروں کا تعاقب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا کہ اچانک اُوپر سے کوڑے کی آواز آتی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا ''اَقْدِمْ حَیْزُوْم'' یعنی آگے بڑھ اے حیزوم (حیزوم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اُس کی ناک تلوار سے اُڑا دی گئی اور چہرہ زخمی ہوگیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکارِ دوعالم ﷺ سے اپنے یہ (معائنے) بیان کیے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے''۔ [1]

حضرت سیّدنا ابو داؤد مازنی رضی اللہ عنہ جو غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے تھے' فرماتے ہیں کہ: ''میں مشرک کی گردن مارنے کے لئے اُس کے درپے ہوا لیکن اُس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا اِسے کسی اور نے قتل کیا ہے''۔ [2]

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''غزوۂ بدر کے دن ہماری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا''۔ [3]

1۔ صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۂ بدر۔ 2۔ مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابو داؤد المازنی رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 23839۔ 3۔ معرفۃ الصحابۃ، سہل بن حنیف بن واہب رقم الحدیث 3299۔

میں مصروف تھے۔ ایک سفید ریش بزرگ سادہ دیہاتی لباس میں عین مورچہ پر تشریف لے آئے اور توپچی گولہ پھینکنے کے لئے نشاندہی کرنے لگے۔ آپ انگشتِ شہادت سے اِشارہ کرتے تھے کہ اُس طرف گولہ پھینکا جائے، چنانچہ اُن کے کہنے کے مطابق توپ کا زاویہ بدل دیا جاتا اور عجیب بات یہ کہ گولہ ٹھیک نشانہ پر لگتا تھا جس کی وجہ سے دشمن کی صفوں میں نہ صرف اَبتری پھیل جاتی بلکہ اُن کے بھارتی ٹینک اور توپیں بھی برباد و ناکارہ ہوجاتیں اور آخر کار بھارتی ٹینک پسپائی پر مجبور ہوجاتے' ایک دن میجر کو خیال آیا کہ یہ درویش کون ہیں جو روزانہ محاذ پر رہنمائی کرتے ہیں۔ دوسرے دن بزرگ موصوف کو خیمہ میں بلایا گیا **اردلی اَفسر☆** کا اِشارہ پاتے ہی کھڑا ہوگیا اور سفید ریش بزرگ سے اِستفسار کیا گیا۔ آپ کون ہیں اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ درویش نے کچھ جواب نہ دیا اور بیٹھنے کا اِشارہ کرتے ہوئے پانی طلب کیا۔ اردلی پانی لینے گیا تو میجر کرسی پر بیٹھنے کے لئے بڑھا جونہی توجہ دوسری طرف مبذول ہوئی تو میجر نے دیکھا کہ وہ کرسی خالی پڑی ہے جس پر بزرگ تشریف فرما تھے' میجر اور تمام لوگ حیران تھے کہ یہ کیا کرشمہ ہے۔ تلاش و بسیار کے باوجود بھی وہ بزرگ پھر اُس محاذ پر نظر نہ آئے۔

سبز پوش مجاہد:

لاہور کی ایک جامع مسجد کے خطیب نے منبرِ رسول ﷺ پر کھڑے ہوکر حلفاً بیان کیا کہ بھارتی فوجیوں اور ہوابازوں کو جب پاکستان کی بہادر فوج نے گرفتار کیا تو وہ حیران ہوکر پوچھتے تھے کہ پاکستان کے وہ سبز پوش مجاہد کہاں ہیں کہ ہم سخت سے سخت حملہ کرتے تھے لیکن وہ سبز پوش بڑے اِطمینان سے ہمارے حملہ کو ناکارہ بنا دیتے اور ہمیں پسپائی پر مجبور کر دیتے اور اِنتہا یہ ہے کہ بھارتی ہوابازوں نے پاکستان کے ایک مشہور شہر پر تقریباً اڑھائی سو بم گرائے ہیں لیکن اللہ (سُبحانہٗ وتعالیٰ) کے فضل سے اس شہر کا بال بھی بیکا نہیں ہوا تو یہ اللہ عزّوجلّ کی رحمت کا کرشمہ نہیں تو اور کیا ہے۔

الغرض اَیسے حالات و مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑی گئی اور خالقِ کائنات کے محبوب ﷺ کے بے پایاں فیض سے فتح پذیر ہوئی ہے بلاشبہ اَیسے خرقِ عادات ہوا کرتے ہیں اور اِن کی صداقت سے کسی طرح اِنکار نہیں کیا جاسکتا۔ 5

بم دریا میں:

ہفت روزہ الہام بہاولپور میں ہے کہ داتا کے شہر لاہور میں تباہی مچانے کے لئے بھارتی فوجوں نے کئی بار راوی کے پل پر بم برسائے لیکن کوئی بم نشانہ پر نہیں لگا۔ کہتے ہیں کہ جو بم پل کی طرف آتا تھا اُسے کوئی غیبی بزرگ اپنی جھولی میں لے کر دریا میں پھینک دیتے تھے۔

تقسیم اسلحہ:

ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجاہدین میں اسلحہ تقسیم کررہے تھے۔ 6

اَصحابِ بدر:

میں ایک شام مدینہ منورہ سے جب احرام باندھ کر مکہ معظّمہ جانے لگا تو راستہ میں بدر کا میدان اور مغرب کا وقت آگیا تھا۔ ایک بدو اِمامت کروا رہا تھا۔ نماز پڑھ کر وہ پوچھنے لگا کہ تم پاکستان سے آئے ہو میں نے کہا ہاں پھر مجھ سے پوچھنے لگا کہ ارے ابھی تمہیں فتح نہیں ہوئی ہے۔ میں نے کہا ابھی پوری فتح نہیں ہوئی ہے۔ اس پر وہ جھڑک کر بولا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ غزوۂ بدر کے سپاہی یہاں سے اُٹھ کر تمہاری مدد کے لئے پاکستان جائیں اور فتح نہ ہو۔

☆ اَرْدَلی انگریزی زبان کے لفظ Ordely کا مؤرّد ہے۔ اس کے مختلف معانی ہیں یہاں سواری کے ساتھ چلنے یا رہنے والے سپاہیوں یا باڈی گارڈ کی جماعت مراد ہے' حاکم کے چپڑاسی اور پیش خدمت پیادہ کو اردلی کہتے ہیں۔ 5۔ ہفت روزہ چٹان لاہور 29 نومبر 1965۔ 6۔ روزنامہ کوہستان لاہور، 10 نومبر 1965 بحوالہ نیرواسطی۔ 7۔ قومی دلیر 8 نومبر 1965ء۔

واپسی پر پاکستان آیا تو معلوم ہوا کہ اُن بزرگوں نے جو بشارتیں دی تھیں وہ حرف بحرف صحیح تھیں اور یہاں جو کچھ ہوا اُس میں بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ، اُس کے (پیارے) رسول ﷺ اور بزرگانِ ملت بیضاء کی تائید غیبی کو بڑا دخل ہے۔ 7

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ:

ایک صاحب قصور کے رہنے والے، ہر ہفتہ (حضرت) داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیا کرتے ہیں۔ وہ ایک دن حضرت کے مزار پر حاضر ہوئے تو کوشش بسیار کے باوجود حسبِ سابق توجہ نہ مل سکی۔ اِسی پس وپیش کے عالم میں اُنہوں نے کافی دیر تک قیام کیا۔ آخری رات چند لمحات کے لئے نیند آئی تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں جہاد میں مصروف تھا، سرورِ دوجہاں ﷺ معہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین علیہم الرحمہ پاکستان کی سرحدوں پر رونق اَفروز ہوئے اور پاکستان کی حفاظت کے لئے جہاد کا حکم فرمایا۔

شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:

شرقپور شریف کے ایک صاحب کا کہنا ہے کہ جنگ کے دنوں میں مجھے (حضرت) میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ کی ریش مبارک کے بال مبارک گرد آلود تھے اور دستِ مبارک پر بھی گرد تھی۔ میں نے عرض کی اِس وقت کون سی مصروفیت ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پاکستان کے محاذ پر جنگ جاری ہے اور میں مجاہدین کی مدد کے لئے گیا تھا۔

حضرت سیّدنا اِمام حسن، حضرت سیّدنا اِمام حسین وحضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہم:

روزنامہ جنگ 24 اکتوبر 1965ء میں یہ چھپا کہ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ہندوستان سے ہماری حالیہ (1965ء کی جنگ کی) کامیابی کا اَصل راز تائیدایزدی ہے۔ بعض بھارتی قیدیوں نے ہماری فوج کے شانہ بشانہ سبز پوش بزرگوں کو لڑتے دیکھا ہے یا کئی سفید پوش بزرگوں کو دشمن کے بم اُٹھا کر پانی میں پھینکتے دیکھا ہے۔ ایک نہایت معتبر شخص نے بیان کیا کہ (5 ستمبر) کو ایک شخص ایبٹ آباد میں گھاس کاٹ رہا تھا کہ اس نے دو جوانوں کو گھوڑوں پر سوار بڑی تیزی سے گزرتے دیکھا تھوڑی دیر بعد جبکہ وہ گھاس کاٹ چکا تھا اس نے ایک معمر (بزرگ) ہستی کو گھوڑے پر تیزی سے گزرتے دیکھا اُس نے اُن کو رکنے کا اِشارہ کیا اور اُن سے درخواست کی کہ وہ گھاس کا گٹھڑا اس کے سر پر رکھ دیں اُنہوں نے گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے اپنی چھڑی سے اِشارہ کیا تو گٹھڑا اپنے آپ اُس کے سر پر رکھا گیا۔ اُس کو ڈر ہوا لیکن اس نے فوراً گٹھڑا پھینک کر گھوڑے کی رسی پکڑ لی اور پوچھا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ سیالکوٹ میں ہندوستان حملہ کرنے والا ہے میں وہاں جا رہا ہوں۔ پھر اُس نے پوچھا آپ سے پہلے دونوں جوان گزر گئے وہ کون تھے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ (حضرت سیّدنا) حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تھے۔ ۷ ستمبر کو سیالکوٹ پر ہمارے عیار و نابکار دشمن نے حملہ کر دیا۔ دو فوجیوں کا بیان ہے کہ اُنہیں بزرگوں پر اعتقاد نہیں تھا لیکن اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے سیالکوٹ کے محاذ پر ایک بزرگ کو گھوڑے پر سوار ہو کر لڑتے دیکھا اور اُن کے صافے (سر پر باندھنے والا رومال) پر لکھا تھا ''شیخ عبدالقادر جیلانی'' اس قسم کے متعدد واقعات مشہور ہیں۔ 8

حکمِ رسول اللہ ﷺ سے مدد:

(600) چھ سو ٹینکوں کے بھارتی حملے کو روکنے والے پاکستانی

7 قومی دلیر 8 نومبر 1965ء۔ 8 روزنامہ جنگ 24 اَکتوبر 1965ء۔

سکواڈ (Squad) کا بیان ہے کہ بھارت کی بہترین فوج ہمارے مقابلے میں تھی اور ہمارے دوسکواڈ (Squad) واپس ہو چکے تھے اور صرف ایک سکواڈ موجود تھا ہم اپنی قلت کے باوجود اللہ تبارک و تعالیٰ پر بھروسہ کر کے مقابلہ میں ڈٹ گئے پھر ہم نے دیکھا کہ ہماری جانب سے بغیر ہمارے اِذن (ارادہ) کے فائرنگ ہو رہی ہے۔ چھان بین کی تو اپنی جانب سے ایک سفید لباس پہنے ہوئے بزرگ کو جنگ میں مصروف پایا ہم کچھ پیچھے ہٹے مگر اس بزرگ نے اپنی جگہ نہ چھوڑی حتیٰ کہ بھارتی پسپا ہوئے اور اُدھر ہمیں کمک پہنچ گئی۔ شدید جدوجہد اور اِصرار کے بعد صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ میں (حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) ہوں اور حکمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری مدد کرنے آیا ہوں۔ 9

تونسہ شریف کے سجادہ نشین کے نام مکتوب:

مدینہ منورہ سے سجادہ نشین درگاہ تونسہ شریف حضرت خواجہ خان محمد صاحب کو ایک عقیدت مند نے خط لکھا کہ حرم پاک کے ایک غلام دستگیر نامی بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ روضہ مبارک حضور اَقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ اَفراد جو فوجی لباس میں ملبوس تھے برآمد ہوئے اور باب السّلام سے نکل کر اُونٹوں پر سوار ہو گئے اُن کے سروں پر لاتعداد پرندے سایہ کئے ہوئے تھے میں نے جب پوچھا کہ کہاں جا رہے ہیں؟ تو اُن پانچوں فوجی لباس والے بزرگوں نے بتایا کہ پاکستان کی مدد کے لئے جا رہے ہیں۔

یہ خط 17 ستمبر کو لکھا گیا تھا جب پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ جاری تھی۔ خط میں جس بزرگ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حرم نبی کے خادم ہیں اور قندھار کے رہنے والے ہیں اُنہوں نے 12 ستمبر کی رات یہ خواب حرم شریف میں دیکھا تھا۔

اِن واقعات کے علاوہ اور بھی بہت سے واقعات و مشاہدات ہوں گے جن میں سے کچھ اَخبارات و رسائل میں آئے اور کچھ نہیں آئے ہوں گے مگر مشاہدات و واقعات ایسے ہیں جن سے اِنکار نہیں کیا جا سکتا اور محبوبانِ اِلٰہی کا اِمداد کے لئے آنا یہ کوئی بعید الوقوع اَمر بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ قرآنِ مجید' اَحادیث مبارکہ اور اَقوال مشائخ وعلماء ملت کی تصریحات سے ثابت ہے اور منکرین کی اپنی کتب سے بھی ثابت شدہ ہے۔

حُبّ الوطنی اور قوتِ اِیمانی ناقابلِ تسخیر ہتھیار ہے۔ جب بندۂ مومن ان دونوں جذبات کو لے کر میدانِ جنگ میں اُترتا ہے تو یقیناً فتح یاب ہوتا ہے۔ اور پاکستان لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے نام پر بنا ہے اور ہمیشہ قائم رہنے کے لئے بنا ہے نہ اِس کلمہ کو زوال ہے اور نہ پاکستان کو زوال آ سکتا ہے خواہ کتنی ہی اندرونی و بیرونی سازشیں ہوں۔

آخر میں بارگاہِ رب العزت جل شانہ سے دُعا ہے کہ

نہ ہو کبھی بھی کوئی غم' بس ہو انبساط
مولا کبھی نہ دیکھے میرا ملک انحطاط

اور دشمنِ وطن کو تنبیہ ہے کہ:

ہیں سر بکف زمین وطن کے سبھی سپوت
اے دشمنِ وطن تجھے لازم ہے اِحتیاط

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو وطنِ عزیز سے محبت کرنے اور اِسلام اور پاکستان کی ترقی میں اپنا کردار اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

پاکستان کا مطلب کیا
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ

کون ہمارا رہنما
مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

---

9 ماہنامہ خاتونِ پاکستان جنوری 1966ء۔

ایک نورانی سفر مبارک اور تین عظیم معجزات

حضرت سیّدنا یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے اُس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اُس اُونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلا اُٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اِس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے مجھے فروخت کر دو۔ اُس نے عرض کیا، نہیں، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم آپ ﷺ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے اُن کی معیشت کا اِنحصار صرف اِسی پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سن لے! جب تو نے اِس کی یہ صورت بیان کی ہے تو اِس نے کثرتِ عمل اور قلتِ خوراک کی شکایت کی تھی، تم اِس کے ساتھ اَچھا سلوک کرو۔ پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو ختم الرسل حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اُس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اِس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اِجازت طلب کی کہ وہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو سلام کرے، لہٰذا اُسے اِجازت دی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی۔ نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے اُسے اُس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا نکل جا، کیونکہ میں محمد ﷺ اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں ﷺ۔ پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اُسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ ﷺ نے اُس عورت سے اُس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کیا، اُس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔ [1]

(1 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5922، مجمع الزوائد جلد 3 ص 95، شرح السنۃ حدیث نمبر 3718، مسند احمد جلد 4 ص 173، مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 618-617 جلد 4 حدیث نمبر 170، دلائل النبوۃ جلد 6 ص 23، ابن حبان حدیث نمبر 844، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 6 ص 117۔)

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243

مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) علیہ الرحمہ
الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے
http://www.seedharastah.com
پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook
www.fb.com/nagina.tv

سوالات وجوابات کے لئے
info@seedharastah.com
+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے
www.nagina.tv   naginatv   YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی وتربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔
(۲) ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔
(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv   www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541
پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4
مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کرسکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔
ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986

موجودہ دَور میں پاکستان میں اَمن کیسے ممکن؟

ازقلم: سیّد عبدالرؤف شاہ (استاذ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

اِسلام اَمن وسلامتی کا مذہب ہے۔ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اَمن وسلامتی والے نبی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دینِ اِسلام میں اَمن کو بہت اَہمیت حاصل ہے اِسلام سلامتی سے اور ایمان اَمن سے مشتق ہے۔

گویا کہ اِیمان و اِسلام کے اَلفاظ سے بھی اَمن وسلامتی کا ہی پیغام مل رہا ہے۔

اَمن وسلامتی ہر اِنسان بلکہ ہر معاشرے کی بنیادی اور اَہم ضرورت ہے چاہے وہ معاشرہ غیر مسلم اَفراد پر مشتمل ہو یا مسلم معاشرہ ہو کیونکہ عزت، جان اور مال کا تحفظ راہِ حق کے متلاشی کے لئے منزل کی طرف سفر کو آسان بناتا ہے اور کوئی بھی تعلیمی یا معاشی نظام حسن وجمال کا عظیم پیکر اور بے شمار خوبیوں کا جامع ہونے کے باوجود اُس وقت تک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا جب تک اسے پُراَمن ماحول مہیا نہ ہو۔ اَمن وسلامتی کی اِسی اَہمیت کے پیشِ نظر اِسلام نے اِسے بنیادی عقائد سے وابستہ کیا اور شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے واضح اَلفاظ میں فرمایا: **اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مِنْ اَمِنَهُ النَّاس** [1] "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ پُراَمن اور بےخوف رہیں"۔

گویا لسانی اِقرار اور تصدیق قلبی کے باوجود صحیح معنی میں کوئی شخص اُس وقت تک مسلمان اور مومن نہیں بن سکتا جب تک معاشرے میں اَمن وسلامتی کے قیام کے لئے اپنی خدمات نہ پیش کرلے اور قیامِ اَمن میں رکاوٹ بننے سے اِجتناب نہ کرے۔

قیامِ اَمن کے لئے کیا ضروری ہے؟

قیامِ اَمن کے لئے بہت سی باتیں ضروری ہیں جن میں سے دو اَہم باتیں یہ ہیں: (1) اعزازِ اِنسانیت کی پاسداری، (2) عدل واِنصاف کا قیام۔

دَورِ جاہلیت میں دُنیا بھر میں بالعموم اور سرزمین عرب میں بالخصوص بداَمنی کا دَور دَورہ تھا، جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ طاقت ور طبقہ کمزور لوگوں کو اِنسانیت کے زُمرے میں شمار نہیں کرتا تھا بلکہ اُنہیں جانوروں سے بدتر سمجھا جاتا تھا۔ اِس سلسلہ میں چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ایران:

ایران کے قدیم مذہب کے بانی زرتشت کے نزدیک کتے کی اَہمیت اِنسان سے زیادہ تھی۔ اِسے نہ صرف اِنسانوں کے برابر رکھا گیا ہے بلکہ بیوی بچوں پر بھی اِسے فوقیت دی گئی تھی۔ جانوروں میں اور بلاؤ (سگ ماہی، دریائی بلی) کو اُن کے ہاں بڑا تقدس حاصل ہے اور اِسے مارنے کی سزا دس ہزار کوڑے تھی۔ اِس مذہب میں آگ کو اِس قدر مقدس قرار دیا گیا ہے کہ پرویت کے لئے ضروری ہے کہ جب قربان گاہ پر مذہبی رسومات اَدا کرنے لگے تو اپنے منہ کو کپڑے سے لپیٹ لے تاکہ اس کی سانس سے آگ آلودہ نہ ہو۔ [2]

غور کریں جن لوگوں کے نزدیک جانوروں اور آگ کی تقدیس کا یہ عالم ہے وہ اِنسان کو کس قدر ذلت آمیز سلوک کا مستحق قرار دیتے ہیں اِس بات کا اَندازہ درج ذیل اقتباس سے بخوبی ہو جاتا ہے۔

اُن کے نزدیک جب اِنسان بیمار ہو جائے تو وہ کسی شفقت اور خصوصی توجہ کا مستحق نہیں رہتا بلکہ وہ قابل نفرت ہو جاتا ہے کیونکہ بیماری اِس بات کی علامت ہے کہ اِس پر بُری قوت نے قابو

[1] جامع ترمذی ابواب الایمان جلد 2 ص 87۔ [2] ضیاء النبی جلد 1 ص 56 بحوالہ ہسٹری آف پرشیا۔

پالیا ہے۔ اِس لئے اس کے قریبی رشتہ دار بھی اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اسے زندگی کی ضروریات سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔

بیماری کے علاج میں سانپ اور گائے کے پیشاب سے ناپاک کو پاک کرنے کا طریقہ اِس حیرت انگیز مذہب کے کمزور سے پہلو ہیں۔ 3

جب اِنسانیت سوز سلوک کے خلاف لاوا پکتا ہے اور اِنسانی خفتہ ضمیر خوابِ غفلت سے انگڑائی لیتا ہے تو بدامنی کا ایک بازار گرم ہو جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ عرصہ دراز تک وہ ذلت و رسوائی کے اِس دلدل میں دھنستا چلا جائے، لیکن جب بھی اس کا خفتہ ضمیر بیدار ہوگا تو اِنتقام کی آگ بھڑک اُٹھی اور یوں بدامنی کا ایک طوفان کھڑا ہو جائے گا۔

تاریخ عالم میں اِس کی بے شمار مثالیں دعوت فکر دے رہی ہیں بطور نمونہ ایک مثال ملاحظہ ہو۔

جب یورپ میں عیسائیوں کی طرف سے یہودیوں پر مظالم ڈھائے گئے تو اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے شاہ نے 341ء میں ایرانی مملکت میں بسنے والے تمام عیسائیوں کو قتل کرنے کا حکم عام دیا۔ عیسائیوں کے دیہات تباہ و برباد کر دیئے گئے اور ان میں بسنے والوں کو تہہ تیغ کر دیا گیا۔ بعد میں شاہ نے عام عیسائیوں کو تو معاف کر دیا مگر پادریوں، راہب مردوں اور راہب عورتوں کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور سولہ ہزار عیسائی موت کے گھاٹ اُتار دیئے گئے۔ پھر خسرو پرویز نے عیسائیت کے خلافِ مقدس جنگ کا اعلان کیا اور چھتیس ہزار یہودی اس کی فوج میں شامل ہو گئے۔ 614ء میں ایران اور یہودیوں کے متحدہ لشکر نے یروشلم پر حملہ کر دیا اور نوے ہزار (90,000) عیسائیوں کو تہہ تیغ کر دیا۔ سارے شہر کو بڑی بے دردی سے لوٹا اور یروشلم کے بہت سے کلیسا، جن میں "کلیسۃ القیامۃ" بھی شامل تھا، اُن کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا، اور وہ اَصل صلیب جو عیسائی دُنیا کی مقدس ترین چیز ہے اُسے ایرانی اُٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ 4

عرب:

اہل عرب کے ہاں بھی اَدنیٰ و اَعلیٰ کا اِمتیاز قائم تھا۔ قتل کی صورت میں عام مقتولوں کی دیت ایک سو اُونٹ مقرر تھی جب کہ بادشاہ اور رئیسِ قبیلہ کی دیت ایک ہزار اُونٹ لی جاتی تھی۔ 5

چشمے اور چراگاہیں، جہاں عرب کے بادیہ نشین اپنے ریوڑ لے جاتے اور وہاں سے اُن کو بآسانی گھاس اور پانی دستیاب ہوتا تھا اور اُن کی خوشحالی کا دارومدار بھی اِن چشموں اور چراگاہوں پر تھا لیکن اِس سلسلے میں بھی طاقت ور رؤسا ایسی حرکتیں کرتے تھے جن سے عوام الناس کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ جہاں پر کسی قبیلے کا کوئی طاقتور سردار پہنچتا تو وہ اپنا ایک کتا اُونچی جگہ پر کھڑا کرتا اور اُس کو بھونکاتا، اور جہاں جہاں تک اُس کے بھونکنے کی آواز پہنچتی وہاں تک وہ چراگاہ اِس شخص کی مقبوضہ بن جاتی۔ اِس کے ریوڑ کے علاوہ کسی اور کا ریوڑ اِدھر کا رُخ نہیں کر سکتا تھا۔ نہ اِن محدود علاقوں کے چشموں سے کوئی پانی پی سکتا تھا۔ 6

کلیب بن وائل جو اپنے زمانے میں ربیعہ کا سردار تھا، اِس کی ہیبت اور رُعب کا یہ عالم تھا کہ جس چراگاہ کو وہ اپنے لئے مخصوص کر لیتا، کوئی دوسرا اِس کے قریب بھٹک نہ سکتا، جس شکاری جانوروں کو وہ پناہ دیتا کوئی دوسرا اِن کا شکار کرنا تو کجا اِنہیں اپنے ٹھکانے سے نکالنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا تھا۔ 7

اِن اقتباسات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ قیامِ اَمن کے راستے میں جہاں دیگر بے شمار رکاوٹیں پائی جاتی ہیں وہاں سب سے بڑی رکاوٹ اِقتدار، دولت، طاقت اور رنگ و نسل کی بنیاد پر اِمتیازات قائم کرنا ہے۔ جس کی بنیاد پر مظالم کا بازار گرم ہوتا ہے اور مظلوم اِنصاف کی دولت سے محروم ہو کر

3 ضیاء النبی جلد 1 ص 45۔ 4 ضیاء النبی جلد 1۔ 5 ضیاء النبی جلد 1 بحوالہ بلوغ الادب جلد 3 ص 22۔

صدائے اِحتجاج بلند کرتا ہے اور یوں بدامنی پھیلتی ہے لیکن پیکر اَمن سرورِ عالم ﷺ نے اَیسے اَقدامات کئے کہ اَمن وسلامتی کی راہیں کھلتی چلی گئیں اور اِنسان اپنے رب کی طرف لَو لگانے کو ترجیح دینے لگا۔ خوفِ آخرت نے دولت کو اس کی نظر میں ہیچ کر دیا اور اِقتدار و دولت کی ہوس سے اِس کا دِل پاک اور صاف ہو گیا اور وہ دوسرے سے چھیننے کے بجائے اس پر لٹانے کا خوگر ہو گیا۔

حلف الفضول اور رسولِ اکرم ﷺ:

شہر زبید کے ایک مظلوم شخص کی مدد کے لئے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے چچا جناب حضرت سیّدنا زبیر بن عبدالمطلب کی تحریک پر بنو ہاشم، بنوزہرہ اور بنو اسد بن عبدالعزی نے عبداللہ بن جدعان کے گھر جمع ہو کر باہم عہد کیا کہ ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے اس زبیدی کا مال بھی واپس کر دیا۔ اور یہ معاہدہ ایک دوسرے معاہدہ کے مشابہ تھا، جو قبیلہ جرہم کے وقت ہوا تھا اور اس میں فضل بن حارث، فضل بن وداعہ اور فضل بن فضالہ شریک تھے، اِس لئے یہ معاہدہ ''حلف الفضول'' کہلاتا تھا۔

چونکہ یہ معاہدہ ظلم کا خاتمہ کر کے اَمن قائم کرنے سے متعلق تھا۔ اِس لئے شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِس کو پسند فرمایا اور آپ خود بھی اِس میں شریک تھے۔ حالانکہ اَبھی اِعلانِ نبوت نہیں فرمایا تھا۔ دَورِ نبوت میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے اِس معاہدے کے مقابلے میں سرخ رنگ کے اُونٹ بھی دیئے جاتے تو مَیں اسے نہ توڑتا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اگر اس معاہدہ سے غیر حاضری پر مجھے سرخ رنگ کے اُونٹ بھی دیئے جاتے تو مَیں پسند نہ کرتا اور آج بھی اگر کوئی مظلوم یا آل حلف الفضول کہہ کر پکارے تو مَیں مدد دینے کو حاضر ہوں۔

خانہ کعبہ کی تعمیر اور قیامِ اَمن:

اِعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل جب آپ ﷺ کی عمر مبارک 35 سال تھی قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر جدید کا پروگرام بنایا اور سب نے مل کر یہ کام شروع کیا۔ جب دیوار حجر اَسود کے مقام تک پہنچی تو قبائل میں سخت جھگڑا پیدا ہوا ہر قبیلہ حجر اَسود نصب کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اِس کشمکش میں چار دن گزر گئے اور تلواریں میان سے باہر نکل آئیں، بنوعبدالدار اور بنوعدی بن کعب نے تو اِس پر جان دینے کی قسم کھائی اور حسب دستور اِس حلف کی تاکید کے لئے ایک پیالہ میں خون بھر کر اپنی اُنگلیاں اُس میں ڈبو کر چاٹ لیں۔

پانچویں دن وہ اِس بات پر متفق ہوئے کہ کل صبح جو شخص مسجد کے باب شیبہ سے (سب سے پہلے) حرم میں داخل ہو وہ ثالث قرار دیا جائے۔ دوسرے دن سب سے پہلے اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اس دروازے سے داخل ہوئے تو آپ ﷺ کو دیکھتے ہی سب پکار اُٹھے یہ اَمین ہیں ہم راضی ہیں، چنانچہ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اَیسا فیصلہ فرمایا کہ بداَمنی کا پھن پھلایا ہوا سانپ اپنے بل میں چلا گیا آپ ﷺ نے تمام قبائل کو اس میں شریک کیا۔ چادر میں حجر اَسود رکھ کر ان لوگوں کو اِختیار دیا کہ ایک ایک سردار کا اِنتخاب کر لیں اور وہ چاروں سردار چاروں کونوں کو تھام لیں جب چادر مقامِ نصب تک پہنچی تو آپ ﷺ نے خود اپنے نورانی دست مبارک سے حجر اَسود کو دیوار کعبہ میں نصب کر دیا۔

گویا آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ بلکہ اس سے باہر تک پھیلنے والی بداَمنی کا قلع قمع کیا، اَمن کی فضا قائم کی، فتنہ و فساد کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا اور معاشرے کو پرسکون فضا مہیا فرمائی۔

یہ دونوں واقعات اعلانِ نبوت سے پہلے کے ہیں۔ اِن

6 ضیاء النبی جلد 1 ۔ 7 ضیاء النبی جلد 2۔

واقعات سے اِس بات کا اَندازہ بخوبی ہو جاتا ہے کہ جس نے اقتدار سنبھالنے سے پہلے معاشرے کو اَمن فراہم کیا ہو قیادت کی اَہم ذمہ داری کے دَور میں اَمن اور سلامتی کو فروغ دینے کے لئے اس شخصیت کی تعلیمات اور عمل نے کتنا عمدہ نمونہ پیش کیا ہوگا۔

قانون کی بالادستی:

قانون سازی ہر ملک اور ہر قوم میں ہوتی ہے لیکن اِس پر عملدرآمد کے سلسلے میں تفریق کی وجہ سے اَمن وسلامتی کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے اور جب معزز و شرفاء قانون سے بالاتر قرار دیئے جاتے ہیں اور معاشرے کا کمزور طبقہ اِس قانون کی زَد میں آتا ہے تو نفرت کا سیلاب اُمڈ آنا ایک مظہری اَمر ہے۔ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِس سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لئے شخصیات کی بجائے قانون کو بالادستی عطا فرمائی جس کی بے شمار مثالیں تاریخ کے صفات پر مرقوم ہیں جب بنومخزوم قبیلے کی خاتون کو چوری کے جرم میں سزا سنائی گئی اور اِس کے خاندان والوں نے حضرت سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سفارش کے لئے مجبور کیا تو سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کی حدود میں سفارش کرتے ہو۔ اِس کے بعد عام لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

تم سے پہلی قومیں اِس سبب سے تہہ وبالا کر دی گئیں کہ جب ان کے اشراف چوری کرتے تو وہ چھوڑ دیئے جاتے اور اگر کوئی کمزور جرم کرتا تو اس پر شرعی حد جاری کرتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو مَیں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔ 8

عصر حاضر میں پاکستان میں قیام اَمن:

قیام اَمن کے لئے ضروری ہے کہ بداَمنی کے اَسباب کو ختم کیا جائے اور اَسبابِ اَمن کا عملہ نفاذ کیا جائے۔

اِنسانیت کو اِس وقت دو قسم کی بداَمنی کا سامنا ہے (1) قومی بداَمنی، (2) بین الاقوامی بداَمنی۔

ملکی بداَمنی کا خاتمہ:

ملکی وقومی بداَمنی کی سب سے اَہم وجہ یقیناً یہی ہے کہ اقتدار پرستوں نے حصولِ اقتدار اور تحفظ اقتدار کی خاطر تمام شرعی، اخلاقی اور ملکی قوانین کو نظر اَنداز کر کے امتیازات کا بازار گرم کر رکھا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حکومتی جماعت کے کارکنان جس کی پگڑی چاہیں اُچھال دیں، جس کی دولت پر چاہیں قبضہ کرلیں، جس مخالف کو چاہیں تہہ تیغ کر دیں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں کیونکہ قانون حکومتی جماعت کے زیر اَثر ہوتا ہے۔ حکومتی میڈیا اِس جماعت کی جاگیر شمار ہوتی ہے اور انکا ہر سیاہ کارنامہ سفید بن جاتا ہے اور یوں مختلف جماعتیں نفرت پر اُتر آتی ہیں اور ملکی اَمن تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

جب ذمہ دار حضرات لاقانونیت کی سرپرستی کرتے ہیں تو نوکر شاہی کو کھیل کھیلنے کا موقع ملتا ہے اور رشوت کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً ملازمتوں اور کاروبار کے دروازے اسی کے لئے کھلتے ہیں جس کے پاس رشوت اور سفارش کی چابی ہوتی ہے۔ اِس طرح باصلاحیت بے روزگار اَفراد اپنی حق تلفی پر سراپا اِحتجاج بن جاتے ہیں اور حالات کے ہاتھوں تنگ آ کر اپنا حق زبردستی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یوں معاشرہ اَمن وسکون کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ نیز اِسی لاقانونیت کی وجہ سے کھاتے پیتے لوگ اور حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرنے والوں کی اَولاد غنڈہ گردی اور بدمعاشی کا بازار گرم کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں پُراَمن فضا کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

8 جامع ترمذی ابواب الحدود جلد 1 ص 172۔

سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ان معاشرتی بدامنی کو جنم دینے والی تمام بُرائیوں مثلاً سود، رشوت، چوری، ڈکیتی سے روک کر امن کی راہ ہموار فرمائی اور بے روزگاری کے خاتمہ اور بے کار زندگی گزارنے سے اِجتناب کی ترغیب دیتے ہوئے کسب حلال کو عبادت کا درجہ دیا۔

سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی کسی شخص نے نہیں کھایا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔ 9

بدامنی کی ایک بڑی وجہ جہالت ہے۔ اور مذہبی فرقہ واریت بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ نیم خواندہ لوگ جب منبر و محراب کے وارث بنتے ہیں تو علم سے خالی ہونے کی وجہ سے اپنے موقف کو دلائل کے نور سے منور کرنے کی بجائے مخالف فرقوں کے خلاف غیر معتدل گفتگو کی راہ اِختیار کر کے انتشار و افتراق کا بیج بوتے ہیں اور یوں دین اِسلام جو سراپا اَمن ہے، مخالفین اِسلام کے نزدیک ان سیاہ کاروں کی سیاہ کاری کی وجہ سے دہشت گردی قرار پاتا ہے۔ لہٰذا موجودہ صورتحال میں پاکستان میں قیام اس کے دیگر احباب کے ساتھ کے لئے ضروری ہے کہ مذہبی افراط و تفریط کا بھی خاتمہ کیا جائے۔

اِس کا واحد حل یہ ہے کہ ان نظریات کی تردید اور حوصلہ شکنی کی جائے جو چودہ سو سال سے متفق علیہ عقائد و نظریات سے ٹکرا رہے ہوں۔ مثال کے طور پر مولائے کائنات حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خلافت کو مانا جائے دیگر خلفاء راشدین کا اِنکار اور بے اَدبی و گستاخی کی جائے۔ اِسی طرح سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اَولادِ اَطہار میں ایک صاحبزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تو مانا جائے لیکن دوسری تین شہزادیوں کا اِنکار اور بے اَدبی کی جائے تو یقیناً اس طرح بدامنی اور اِنتشار ہی جنم لے گا۔ کیونکہ چودہ سو سال سے اہل اِسلام کا یہ عقیدہ اور نظریہ چلا آ رہا ہے کہ تمام صحابہ کرام اور تمام خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا اِحترام اور اُن کو ماننا اور اُن سے محبت کرنا ضروری اور اِیمانی تقاضہ ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث پاک ہے سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ "یعنی تم پر میری سنت بھی لازم ہے اور میرے خلفاء راشدین کی سنت بھی لازم ہے"۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "میرے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو بُرا مت کہو کیونکہ اگر کوئی تم میں سے جبل اُحد کے برابر بھی سونا صدقہ کر دے تو ان کے ایک مد (دو سیر) یا اس کے نصف یعنی ایک سیر کے برابر بھی نہیں ہو سکتا"۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اَصحاب کی بدگوئی کرتے ہیں تو کہہ دو کہ تمہارے شر پر اللہ (عزوجل) کی لعنت ہو"۔ (ترمذی)

جس طرح تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ماننے اور ان کا اِحترام کئے بغیر اَمن قائم نہیں ہو سکتا اِسی طرح تمام اہل بیت کو مانے بغیر بھی اَمن قائم نہیں ہو سکتا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "ستارے آسمان کے لئے اَمن ہیں اور میرے اہل بیت میری اُمّت کے

9 بخاری کتاب البیوع جلد 10 ص 278۔

لئے اَمن ہیں''۔ 10

لہٰذا پاکستان میں بھی اَمن قائم کرنے کے لئے اور موجودہ فرقہ واریت کی بداَمنی کا خاتمہ کرنے کے لئے ضروری ہے جس طرح قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی شہزادی پاک خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مانا جاتا ہے اور ان کا اِحترام کیا جاتا ہے اسی طرح سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی دوسری تین صاحبزادیوں کو بھی مانا جائے اور ان کا اِحترام کیا جائے کیونکہ قرآن مجید اور سُنّتِ مبارکہ کی نصوص اِس بات پر شاہد ہیں کہ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی صرف ایک صاحبزادی نہیں تھیں بلکہ چار شہزادیاں تھیں۔

چنانچہ پردہ کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ کو خطاب کر کے اِرشاد فرمایا: **یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ** (الاحزاب: 59) ''اے نبی (صلی اللہ علیک وسلم!) اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالیں''۔

پردہ کا حکم رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی جمیع اَزواجِ مطہرات اور آپ ﷺ کی تمام صاحبزادیوں اور اہلِ اسلام کی تمام خواتین کے لئے ہے قرآن مجید کی یہ صریح عبارت بتلا رہی ہے کہ آپ ﷺ کی صاحبزادیاں ایک سے زائد ہیں صرف ایک نہیں۔

آیت مبارکہ میں عبارۃ النص سے ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ کی بیٹیاں ایک سے زائد ہیں کیونکہ آیت مبارکہ میں اَزواج وبنات اور نساء۔

اگر ان تینوں میں سے ایک مثلاً ''بنات'' کو جمع کا معنی میں یہی مراد لیا جائے اور تعظیماً جمع کی تاویل کر دی جائے تو اس تاویل کی بنا پر دوسرا شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ بھی ایک تھی اور قرآن کریم میں جہاں جمع کے صیغہ کے ساتھ اَزواج کے اَلفاظ وارد ہوئے ہیں مثلاً ''**وازواجہ امھاتھم**' **وقل لازواجک**'' وغیرہ تو ان مقامات میں ایک زوجہ مراد ہے۔ اور جمع کا صیغہ تعظیماً وارد ہوا ہے۔اس کا یہ استدلال سو فیصد غلط ہے۔ اِسی طرح بناتِ طاہرات کے حق میں آیت مبارکہ سے ایک دختر کی تاویل کرنا اور جمع کے صیغہ کو تعظیماً بنانا بھی دُرست نہیں۔

ایک قاعدہ:

قاعدہ یہ ہے کہ ''کسی مسئلہ کو نص صریح سے ماخوذ کرنا اس کے استنباط کرنے سے مقدم ہوتا ہے''۔ 11

تو نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیوں کی تعداد ایک سے زیادہ ہونے کا مسئلہ قرآنی نص سے صریحاً ثابت ہے یہاں کسی تاویل اور استنباط کو داخل کرنا درست نہیں۔

لہٰذا حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ ان عناصر کی سخت حوصلہ شکنی کرے اور ان تمام عوامل کا قلع قمع کرے جو بداَمنی اور نفرتوں کا باعث بنتے ہیں۔ جیسا کہ سطورِ بالا میں تفصیلاً ذکر کیا گیا اَمن وسلامتی کے قیام کو یقینی بنانے کے لئے اِسلام نظامِ حیات یعنی نظامِ مصطفیٰ ﷺ کو انفرادی اور اِجتماعی طور پر عملاً نافذ کیا جائے اور تبلیغ دین کو عام کیا جائے عدل واِنصاف کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے فرقہ وارانہ لٹریچر اور خطابات پر پابندی عائد کی جائے۔ اور اِس پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

---

10 الصواعق المحرقہ 187۔ 11 فتح الباری شرح بخاری جلد 9 ص 229۔

عظیم صدمہ

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت مجمع انوارِ نگینہ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد شریف والے)

قضائے الٰہی سے اِنتقال فرما گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

آپ حضرت باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمہ کے تیسرے بیٹے ہیں۔ آپ جنوری 1965ء میں اپنے آبائی گاؤں آستانۂ عالیہ پیلے گوجراں شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کا لقب ''باباجی سرکار'' ہے۔ اِبتدائی دینی تعلیم اپنے والدِ گرامی حضرت قبلہ باباجی سرکار حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔ ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ قرآنِ پاک بھی آپ ہی سے پڑھا۔ سکول کی تعلیم میٹرک تک گورنمنٹ ایلیمنٹری ہائی سکول چک نمبر 177 گ۔ب ماڑی اٹاری تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد سے حاصل کی۔ (2) غوث العلوم رحیمیہ رضویہ سمن آباد لاہور' (3) جامعہ رضویہ مولانا غلام رسول صاحب سے علوم دینیہ کی سند حاصل کی۔

اَساتذہ کرام کے اَسماء گرامی حسبِ ذیل ہیں۔

(1) حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ (2) حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث مفتی کبیر صاحب (3) مولانا غلام رسول صاحب جامعہ رضویہ اور غوث العلوم جامعہ رضویہ کے اَساتذہ کرام۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی حضرت قبلہ باباجی سرکار حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ کے دستِ ہدایت پر بیعت کی ہے۔

آپ گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 177 گ۔ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں اِسلامیات اور عربی کے معلّم کی حیثیت سے مڈل اور میٹرک کی کے طلباء کو پڑھاتے ہیں۔ تعلیم وترتیب کا یہ سلسلہ 1987ء سے جاری ہے۔ آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف کی جامع مسجد میں اِمامت اور خطابت کے فرائض بھی اَنجام دیتے ہیں۔

حضور قبلہ باباجی سرکار علیہ الرحمہ نے وصال سے قبل خلافت بھی عطا فرمائی علاوہ ازیں صاحبزادہ سیّد افضل حسین شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیّداں شریف والوں نے 19 اگست 1998ء بمطابق 14 ربیع الاوّل شریف بمقام چک نمبر 166 گ۔ب میلوان' تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد جلسۂ عام میں خلافت عطا فرمائی۔ یوسف المشائخ شیخ کبیر حضرت سیّد کبیر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی نے 26 دسمبر 2012 کو دستارِ خلافت سے نوازا۔ دیگر کئی صوفیاء کرام بھی محبت فرماتے ہیں۔

1988ء میں آپ کی شادی ہوئی آپ کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ بیٹوں کے اَسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں۔

(1) محمد شعبان احمد یوسفی' (2) علامہ حافظ قاری محمد نعمان احمد یوسفی' (3) محمد سلمان یوسفی صاحبان اور علامہ حافظ قاری نعمان احمد صاحب کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

آپ نے (1) جامعہ یوسفیہ حنفیہ برائے طلباء چک نمبر 176 گ۔ب میں قائم کیا ہے' اِس کے علاوہ جنازگاہ چک 327 سلونی جھال کی تیاری اور چک ہذا میں مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں تعاون وترغیب بھی جاری ہے۔ آپ تبلیغِ دین کے لئے مختلف مقامات پر تشریف لے جاتے ہیں' جن میں (1) محمد اشفاق یوسفی سراب گوٹھ عباس ٹاؤن کراچی' (2) پیر محمد عبدالرحیم صاحب چونگی امرسدھو لاہور' (3) محمد عمر دین فرید کالونی رضا آباد فیصل آباد۔ (4) جامع مسجد نگینہ اور جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق چائنہ سکیم لاہور میں اِسی طرح گوجرانوالہ اور دیگر شہروں میں بھی تبلیغِ دین کے لئے دورے کرتے رہتے ہیں۔ مختلف شہروں میں حلقۂ اَحباب اور حلقۂ مریدین وسعت پذیر ہے۔ آپ سلسلۂ طریقت نقشبندیہ' قادریہ' چشتیہ' سہروردیہ اور یوسفیہ میں بیعت فرماتے ہیں۔ دین کی تبلیغ اور مدارس کا قیام بطور دینی فریضہ اَدا فرماتے ہیں۔

وصال مبارک: آپ علیہ الرحمہ نے 8 اگست بروز ہفتہ صبح کے وقت پردہ فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o آپ علیہ الرحمہ کی نمازِ جنازہ آپ کے برادرِ اصغر پیر طریقت رہبر شریعت مجمع انوار نگینہ پیر خلیل احمد یوسفی نے پڑھائی اور آپ کو آپ کے والد گرامی پیر طریقت رہبر شریعت صوفی باصفاء حضرت علامہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔